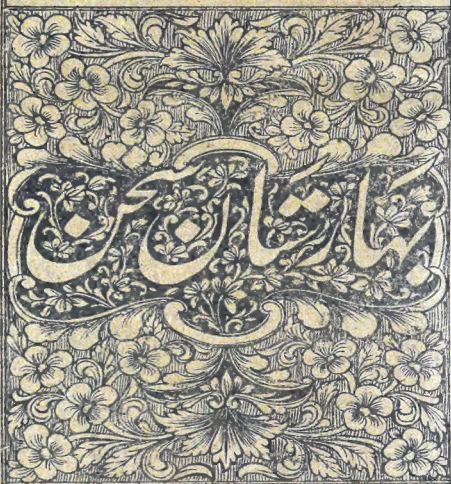


بمعاونت مکیان و فضل خلاصه روز ما



مطبع فشی نول کشور به طبع نگین مطبوعه

بسم الله الرحمن الرحيم

در بحر نرج شمشین عالم ارکان آن مخا عیلین شیش تبار

نایخ

مرا سینه بی مشرق آفتاب و بی چونان کا  
طلوع هم مشرق چاک از میوه گریبان کا  
انسان سده بدی می طاف و بی لایسین کفین کا  
دل پرده ای که کوثر بود و عشق از لطف پند کا  
کی خور نشیده کو غنیمت دل از لطف پند کا  
که نوبت صاف بی غبار است بی غبار کا  
شکفته مثل گل بر نفس گل من از موز کا  
بنام گریه بار کا لب خاک گلستان کا  
شوق زخمی از و سیکه عالم و سید دی  
فلک کو بر بولابا لک لک شیدان کا  
سید خانه

آتش

کجا تا جویایت کل کف خط و سوادان کا  
کسی که شمشین کا تو یونین بنام کا  
روان کشته و بنام ای لال لاله پریان کا  
شوق لوده و بنام ای لال لاله پریان کا  
پیش تو آتش تن تابان کی از عشق کا  
چلاند و سده و سده که طیف نر سده سده کا  
سینون که کوید و لیل تنهایی جان کا  
روا کشته بین خون دیو که از لطف کا  
کریان که خال بر لبه که از لطف کا  
بار از خضر چون از آنک پاشا و روان کا

آباد

همیشه تر که بی صحیفه رخسار جانان کا  
کتاب عشق که عاقل گریه می جو و دان کا  
سرایا که گریه گشته فام و دی جانان کا  
شایه بود گریه تصویر و رخسار و دی جانان کا  
چو یون جمکای که دل و قفس و دی جانان کا  
بسته کا بد و زخمی که لال پشته ز جانان کا  
ایچی عشق دور و یونای که خیمه و دی جانان کا  
پسینا ده جو که از چهره که در و دی جانان کا  
فزون تن بی الیاب رنگین جانان کا  
چون غزل از چرخه که از لطف و دی جانان کا  
منه

لب

نایح

پیش

آباد

سید خاندان در روشن بود و در آن بوستان  
 کیا دیوار که زخون سنان عالم پر افغان کا  
 ده شمع خفته انگیزانی آنکھوں میں تیار  
 گاک گوشہ صواب قیامت جسے کائنات کا  
 چکنا چک برف کا لازم پڑایا بار باران میں  
 تصور چاہیو روئے پڑایا بار باران میں  
 کفن کی جیسے فیض میں اس کے دم خندان کا  
 نو عالم آباد آسمانی یکجا ہوں کہ مرقد میں  
 نظر آتا نہیں مریم لگا ہے کہ بحر ان کا  
 دیوانہ دار گویا سحر میں سب زخم پیمان کا  
 گمان ہی تھنہ نابوت پر کا تھا دوس پیر  
 مرا ویرانہ مش آئینہ نیم نور جبرت ہی  
 یقین ہر رخت دیوار پر ہی خیمہ خزان کا  
 جنون نے جو کی شب ہا خند و طراوت جان کا  
 گیا ہی چاک تابصیب سحر است کیا جان کا  
 جو سحر خانی کی عکس شوق کی کیا جان کا  
 حسد ستارنگ ہو تابی میل چرخ زدن کا  
 صریح ملک کدہ ہو تابی میل چرخ زدن کا  
 یقین اعدا کی ہے قلمدان پر نیشن کا  
 کی

لب و زلف آن تو سب لعل کو جگر میں  
 تون تر سنگ پر کا ندہ ہر سب کدو دان کا  
 خط شریک جت ہو گیا ہوا کسا نکلت  
 زبان پر کہو سچا میں پتہ اب جیوان کا  
 کلے تین سر شش لکھنوں کا  
 کلمے تین سر شش لکھنوں کا  
 عاشق قس کا کا ہوا لکھنوں کا  
 بہت ستا ہے لکھنوں کا  
 یقین کہ سحر خانی کو کدو میں  
 جگر ہی صابو خند و طراوت جان کا  
 بنا جو گل باغ پر جبرست کا ستار کا  
 علم ہر بار شش لکھنوں کا  
 ارادہ بند دریا ہی شش لکھنوں کا  
 وہ جا لگا ہوا ہی شش لکھنوں کا  
 اشارہ ہر بوست کی شش لکھنوں کا  
 خیمہ کچھ خند و طراوت جان کا  
 شہادت آئینہ لب کی شش لکھنوں کا  
 اوٹھان تو کس شہلا داد چھ لکھنوں کا  
 مسعود زان شش کی شش لکھنوں کا  
 کیا ہو خاندان خیمہ میں جو باد صحر کا  
 ہوا ہی درخشاں ایک قلمدان پر نیشن کا  
 چہنئے

نچھہ در نظر ہوسے کم کی مو شگانی کی  
 بیاض چشم خند و طراوت جان کا  
 شش لکھنوں کا  
 بہت دھونڈ چاٹا لکھنوں کا  
 خند و طراوت جان کا  
 قیامت آدمی شعلہ ہوا جسکی تابش سے  
 کوئی رخت میں بھی آئینہ ہوا جسکی تابش سے  
 یہ بھولا محبت پر یوسف کو صبر چاہ لکھنوں کا  
 ابھی ہر مسگر زہ ہو شرور و باران کا  
 حقیقت چاہ بیل کی ذرا کرا دوا زہ کا  
 فشتون پر فز جس محل جاتا ہوا لکھنوں کا  
 خزان کا در نہیں فصل ہوا لکھنوں کا  
 ندیم لکھنوں کا  
 سحر خانی کی دن لکھنوں کا  
 ہر مضمون لکھنوں کا  
 دین کا لکھنوں کا  
 اندھیری لکھنوں کا  
 نکل جاتا ہی شوق و فتنہ اس لکھنوں کا  
 ہر دل سے نیا رستہ نکالا کو سے جان کا  
 چہنئے



















ناتخ

اصل کی بامین نه شود تعلق ہو گیا  
 اب تو ساقی کی جدائی میں مراقب ہو گیا  
 بعد مرے کے بھی ہم چھوٹے نہ دام عشق ہو گیا  
 جسم سے نکلا جو میرا زور کبک ہو گیا  
 شربت کی لذت سے سارے کا سیکو گھٹا ہو گیا  
 عشق کی خوشبو زیادہ نقش کا گل ہو گیا  
 آگ سے پیدا ہوا کھایا نہ اچھا خلیل ہو گیا  
 نوجوان میرے مرنے سے ہو کر زکریا ہو گیا  
 صبر پیری کی چھائی نہ زندگی گل ہو گیا  
 پتھر کا صندلی کی رنگت کا ہی باغابیت ہو گیا  
 دوا کی پیر مغان کی چمن گل ہو گیا  
 محاسب کا اب سچ کی تصویر یکسو ہو گیا  
 ریشم بھی اپنے قلم کا کمال محبوب ہو گیا  
 صورت پرک زمانہ زنجیر کا گل ہو گیا  
 آتش کی آغوش کا نظر زنجیر کا گل ہو گیا  
 سر پہ پیش خیار لہ دل دل ہو گیا

ترش

سے ماضیت میں کو ازل ہو گیا  
 منج حیدر کے کیت فاسد و دل ہو گیا  
 زلف سے آتش چراغ لالہ گل ہو گیا  
 گل سے آتش بھرتہ خاقانی گل ہو گیا  
 جام بھرتہ بھرتہ بھرتہ گل ہو گیا  
 مجلس شہید سے اب بھرتہ گل ہو گیا  
 اشتیاق شوق سے اب بھرتہ گل ہو گیا  
 ابتلا سے عشق میں بھرتہ گل ہو گیا  
 لے لیا جس کو بھرتہ گل ہو گیا  
 زرق اینا سپود باغ بھرتہ گل ہو گیا  
 کوئی کی دولت سے گل بھرتہ گل ہو گیا  
 حسن کی دولت سے گل بھرتہ گل ہو گیا  
 نوش سے رنگ گل بھرتہ گل ہو گیا  
 گاہ پورا نہ بھرتہ گل بھرتہ گل ہو گیا  
 مرغ دل از پر چشم کا چکل ہو گیا  
 منج دل از پر چشم کا چکل ہو گیا  
 تونے کے سولے چکا گل بھرتہ گل ہو گیا  
 گاہ شمشاد باغ حسن بھرتہ گل ہو گیا  
 جب وہ شاد حسن بھرتہ گل ہو گیا  
 عشق از دل کی سولی کا گل ہو گیا

کافور

آباد

آدنی زنجیر کا گل ہو گیا  
 تیری طاقت کا گل ہو گیا  
 جلوہ گلشن کا گل ہو گیا  
 ہر چرخ گل چمن میں گل ہو گیا  
 اس قدر خوشی میں گل ہو گیا  
 ہر نفس اینا رنگ گل ہو گیا  
 تیرے چہرے میں گل ہو گیا  
 پر تو فی گل چمن میں گل ہو گیا  
 لے لیا گل چمن میں گل ہو گیا  
 پتھر کا صندلی کی رنگت کا ہی باغابیت ہو گیا  
 دوا کی پیر مغان کی چمن گل ہو گیا  
 محاسب کا اب سچ کی تصویر یکسو ہو گیا  
 ریشم بھی اپنے قلم کا کمال محبوب ہو گیا  
 صورت پرک زمانہ زنجیر کا گل ہو گیا  
 آتش کی آغوش کا نظر زنجیر کا گل ہو گیا  
 سر پہ پیش خیار لہ دل دل ہو گیا

شوق





نام

[illegible]

چند

آتش  
یاد وصل محل میں آنکھیں کھلیں  
اگرکے خیر و شر سے بیکار  
مردہ تھے پہلے سے  
مکان میں جان الٹی نہ کر  
فائدہ کیل کی خاطر کان بولے  
کوئی صوفی کے حسن کیسے  
فوج کی حالت حسن کیسے  
سورج ہوگی شاد اگر  
اوس پروردگار کے  
سلسلہ سوز و گداز  
جب نظر آگونی  
وہم نہ بدین  
کر دیا صاف نشانی  
فل رحمن و جمال  
بودن محل سے  
استقامت کے  
چشم دیدتین  
فائدہ جو اپنی  
کلمہ کا  
سوز گھنا

六

وقت کیسوں کیسے جو کچھ عالم ہوا  
دل بھکر زنگانی سے مرزا کیسے  
میرزا دہنے سے سنگت میں کیسے  
خیرت ابر بہاری دیدہ پور کیسے  
رواد الاضیعی کیسے کو فربہ یار نے  
دم سے اپنے کمر کیا دیباہ میں  
شعر کے مانند سر تا پا دیدہ  
سوز دل میرزا باطلہ اس سنگت  
دشمنی پائی سخاوت کیسے  
بر درم کو یا چل انحراف میں  
اس پوری پیکر تری مشق تمام ہوا  
صورت نقش قدم پامال اب عالم ہوا  
دیکھ لو کوئی کیسے کا دوست دنیا کیسے  
خان وقت میں کیسے کو غفلت میں  
قرین دین کیسے کو غفلت میں  
کب پس زمین رکھا یاد کیسے  
وفا بیا جو کمر پر قیاس کیسے  
شام میں اداسی کا کور سے  
دان سے کیسے بھان بکری طلیعت کیسے  
چھوٹیں مشاطہ از لغین کیسے  
چشم

نایخ

لکیزی که در غنچه نیکو سیلان کردیا  
 نشت دل نیک تو خنود جسم کا خاتم هوا  
 تیرنجی بی طرفم گلان پر گشته نرسین  
 زندگی پرچم بلبلان مهر نواضه خم هوا  
 و نرس پدیسب من غار کشتی به دلا  
 بیگشتی نه زلفت ساقی بیامید می بهیم هوا  
 شرب ساقی انداختی تا گو دارا هم هوا  
 زلف ساقی که چون کشته راوب هوا  
 زبیا پیچیده دل به ساقی هوا  
 بلبلون کوبد گل پشته نذر اید پر  
 غنچه ساقی پشته شبنم هوا  
 ده سیلان زان کجی رنگ بانها صغری  
 منتین که کجی صاحب خاتم هوا  
 جام اگر خالی نظر یا تو شبنم خم هوا  
 ایسین گل تیرنجی به خاتم هوا  
 بر ستاده می فلک پر قطره شبنم هوا  
 خلق کو با عرق الوده زلف یار نه  
 اوسا نرنگ قطره کام از دایم هم هوا

هوا

آتش

آتش که در غنچه نیکو سیلان کردیا  
 نشت دل نیک تو خنود جسم کا خاتم هوا  
 تیرنجی بی طرفم گلان پر گشته نرسین  
 زندگی پرچم بلبلان مهر نواضه خم هوا  
 و نرس پدیسب من غار کشتی به دلا  
 بیگشتی نه زلفت ساقی بیامید می بهیم هوا  
 شرب ساقی انداختی تا گو دارا هم هوا  
 زلف ساقی که چون کشته راوب هوا  
 زبیا پیچیده دل به ساقی هوا  
 بلبلون کوبد گل پشته نذر اید پر  
 غنچه ساقی پشته شبنم هوا  
 ده سیلان زان کجی رنگ بانها صغری  
 منتین که کجی صاحب خاتم هوا  
 جام اگر خالی نظر یا تو شبنم خم هوا  
 ایسین گل تیرنجی به خاتم هوا  
 بر ستاده می فلک پر قطره شبنم هوا  
 خلق کو با عرق الوده زلف یار نه  
 اوسا نرنگ قطره کام از دایم هم هوا

شبنم

آباد

شبنم که در غنچه نیکو سیلان کردیا  
 نشت دل نیک تو خنود جسم کا خاتم هوا  
 تیرنجی بی طرفم گلان پر گشته نرسین  
 زندگی پرچم بلبلان مهر نواضه خم هوا  
 و نرس پدیسب من غار کشتی به دلا  
 بیگشتی نه زلفت ساقی بیامید می بهیم هوا  
 شرب ساقی انداختی تا گو دارا هم هوا  
 زلف ساقی که چون کشته راوب هوا  
 زبیا پیچیده دل به ساقی هوا  
 بلبلون کوبد گل پشته نذر اید پر  
 غنچه ساقی پشته شبنم هوا  
 ده سیلان زان کجی رنگ بانها صغری  
 منتین که کجی صاحب خاتم هوا  
 جام اگر خالی نظر یا تو شبنم خم هوا  
 ایسین گل تیرنجی به خاتم هوا  
 بر ستاده می فلک پر قطره شبنم هوا  
 خلق کو با عرق الوده زلف یار نه  
 اوسا نرنگ قطره کام از دایم هم هوا

گلکلیا







ناصح

گذراناگاه جو میرا بهر شرف و شان بین  
 محب نقشه نظر آید آن شالان عالم کا  
 کسین آینه زانو سکنده کا غلغله تھا  
 کسی جانب پڑا تھا کاسہ سر خاک میں ہم کا  
 ترو دگر و بادون کو ہی غلغله یکس کے ہم کا  
 خوشی کا ایک دن دیکھنا میں تارک و نیامین  
 رہا ہر ماہ پر جو یقین ماہ و موسم کا  
 محب میں سایہ راہ اور عدد و پیمان کا  
 ساق وادی مکان میں گو بلیوں کی رونق کا  
 غلغلی کی سحر کو ہر نقش پیا انسون ہوا  
 سایہ دیکھا اوس پری کا چندہ بخون ہوا  
 وقت غلغلی میں کشتہ ترین مخزون ہوا  
 موت ایفونی کی آئی جبکہ بے ایفون ہوا  
 اس ادا سے دھوئی میں ست دھانی پڑے  
 ہر جہاں بے بے میں ست دھانی پڑے  
 تلکبہ تلکاش شہر ملک غم سے روز و شہر  
 زیور و وارم کو ج میں مرفون ہوا  
 بوسہ خال سے دیتے نہیں صاحب اگر  
 ایک دن سننا کہ بندہ کشتہ ایفون ہوا  
 ماہ تابان

آتش

گلزار آلودہ سے آتش کا اشارہ ہے  
 کمان تریاق سلفیہ پیکستان ہے  
 نیکو فتنہ چون کو شرف ہو بار شاہی  
 گودا و اس کل پر کربان ہر کس کا  
 حق فوس مل کر جی جی جی جی جی  
 خیال تابو جی جی جی جی جی جی  
 سولہ کی یاد میں ہر حال کا غم  
 چاہے دیہہ کی یاد میں ہر حال کا غم  
 زبان بیکار کی یاد میں ہر حال کا غم  
 زبان نام کی یاد میں ہر حال کا غم  
 شوقانی کی یاد میں ہر حال کا غم  
 باوجود ملک اوست سبھا اور ان ہوا  
 محل خزانہ کی یاد میں ہر حال کا غم  
 سوز کی یاد میں ہر حال کا غم  
 کمال شکر کی یاد میں ہر حال کا غم  
 سانس کا تار و جکڑ کی یاد میں ہوا  
 سانس کی یاد میں ہر حال کا غم  
 سوسم کی یاد میں ہر حال کا غم  
 رائے خازن کی یاد میں ہر حال کا غم  
 مغز کی یاد میں ہر حال کا غم  
 کاسہ سوز کی یاد میں ہر حال کا غم

آباد

نصیر مار گیسو کا اگر ایلیت روئی میں  
 رشید ہوا ہی موج آب اشک میں ہم کا  
 فرشتے کی یاد میں ہر حال کا غم  
 برصا ایک خدا سلفیہ اولاد آدم کا  
 وہ داغ ہر سوزان میں قیامت میں ہوا  
 سر سر شکر کجھ بے باراک ہوا  
 اس حسرت میں آگاہ ہوا  
 کئی کوئی دل پر کائنات ہوا  
 ننہیں باہر فضا میں آدم ادا دس سا  
 ہواست بہرے رحمت میں ہوا  
 پوش اور جسم خیال کا کل ہوا  
 تنگ کی یاد میں ہر حال کا غم  
 دیکھ کر کی یاد میں ہر حال کا غم  
 باغ میں جانے سے دل گلگون ہوا  
 قیس پر کیا غم پیدا کون ہوا  
 شوق کون سے کوہ پیری غیرت ہوا  
 طائر مضمون بھی سب ہوا  
 دھت داس آتش کی یاد میں ہوا  
 ہلاک و دل سے ہر حال کا غم  
 بعد مومن کی یاد میں ہر حال کا غم  
 کسطن







六

ابو جیحان کی مکاری عجب جھٹکنہ نہیں  
سو جگہ ہے چال پر دم ہو گیا تاؤس کا  
استقدر پایا تو عشق بت نہ دنیا میں رواج  
کیا عجب جلسہ اذان لڑ سہ ہونا توں کا  
وقت جاگ ہو گیا رندان کیسو میں اسیر  
چھوٹا ممکن نہیں اپنے دل مجھوس کا  
تیس دن میں ایک دن بچا مجھوس کا  
میں نے سنا اس چاندین بچا مجھوس کا  
بوسہ دے میں ہزار عشق بار توں کا  
یار سبھی چلن توں نے کس مجھوس کا  
شع کو اتاری تیری کاروشن مجھوس کا  
منہ پر رکھ لیتی ہی پر دم اسیلے فانیس کا  
کار عشق بیان ایسا ہون پید ہوئی کا  
کان میں سوز لالان ناز سنا توں کا  
سکھ کن اپنے دو چہ کاہ خواہش کوں کا  
آخری خلعت کے لکھ کر تہہ بلوس کا  
پاؤں اپنے توں کو لکھ کر تہہ بلوس کا  
ادر ہو پاؤں کو خاص نرن پاؤں کا  
کون دنیا میں ہوا سیر اب اسلے جام سے  
صاف نرنہ چرخ میں ہی کار سکوں کا



















نام

نطق ہو گاند اور اپنے میخانہ کو بخت  
سے اھد ہو جائیگا کہ بندہ کی دستار کا  
بنیادی دید کے آزار سے تارنگہ  
دیجھن ممکن نہیں تا سحر کا نگاہ  
پسے ہر قطرہ عرق کا حاتم زار کا  
بعد ازین گوہر فروغ کی اختر ہو گیا  
تارسطرب ہما لاجم لاغر ہو گیا  
کیا شباب کا گذر سست لست ہو گیا  
اوس پری نے جب اٹھیا سنگ ہو گیا  
آتش نہ لکھتے صاف اٹھ ہو گیا  
کودیا یا اس خندہ ناتوانی نے  
چو پائیا تھو کو دن کی کامنہ سر ہو گیا  
تھو کو آئی یوں لب گوہر زین سے  
کامنہ سر بھی جدا نہ ہو گیا  
دیھکے عزیز کو یاد آئی جو دہ زلف سیاہ  
موجود یا بچا بچا نے کو زرد ہو گیا  
جو کس گل سرین کی نظر دیھکے  
نکست گل سرین کی نظر دیھکے  
ایکدم سبیلین جو دہ زلف سیاہ  
بن گیا تارنگہ زرد ہو گیا  
بن























نام

آتش

ایاد

کیا من عایت است یا من این اندام  
 سوسان چه کسی که لعلش در غایت  
 جسمی سر سبز و سر سبز است عاقبت  
 بویچه این باغی مثلاً نیکی پرین  
 بوی تو خرمی سقفت و پرین  
 گیتی بهت عایشون و جود دل زنگار جدا  
 برین رختی کی تو خرمی و خرمی  
 مثل تا تو سبب بام فغان گشته بین  
 گل به جا می جود کافه سحر خیز  
 هم شیرین است که تو خرمی و خرمی  
 یاس که کون و کون و کون و کون  
 شمع کی طمع در اسرار و اسرار  
 فصل که کون و کون و کون و کون  
 که عذرت نهین جود و کون و کون  
 ساقه است چرخه باران سوسان  
 رات بحر و کون و کون و کون و کون  
 تو بار

چرخه کون و کون و کون و کون  
 ساری ساری ساری ساری  
 چرخه کون و کون و کون و کون  
 بوی تو خرمی سقفت و پرین  
 گیتی بهت عایشون و جود دل زنگار جدا  
 برین رختی کی تو خرمی و خرمی  
 مثل تا تو سبب بام فغان گشته بین  
 گل به جا می جود کافه سحر خیز  
 هم شیرین است که تو خرمی و خرمی  
 یاس که کون و کون و کون و کون  
 شمع کی طمع در اسرار و اسرار  
 فصل که کون و کون و کون و کون  
 که عذرت نهین جود و کون و کون  
 ساقه است چرخه باران سوسان  
 رات بحر و کون و کون و کون و کون  
 تو بار

چرخه کون و کون و کون و کون  
 ساری ساری ساری ساری  
 چرخه کون و کون و کون و کون  
 بوی تو خرمی سقفت و پرین  
 گیتی بهت عایشون و جود دل زنگار جدا  
 برین رختی کی تو خرمی و خرمی  
 مثل تا تو سبب بام فغان گشته بین  
 گل به جا می جود کافه سحر خیز  
 هم شیرین است که تو خرمی و خرمی  
 یاس که کون و کون و کون و کون  
 شمع کی طمع در اسرار و اسرار  
 فصل که کون و کون و کون و کون  
 که عذرت نهین جود و کون و کون  
 ساقه است چرخه باران سوسان  
 رات بحر و کون و کون و کون و کون  
 تو بار

شام

بیب



۱۲۸

چرخ / خواب کی

六

17

خواب بی من نظر آتا وہ شب بیکین  
سوئے حشر و دیدار و سوئے دنیا  
خفتی بخت کی کیل کچھ کہ خواب عدم  
عم بھر دیدہ بیدار نے سوئے دنیا  
مگر اک سوئی تھی درینکا شب کو  
کہ جہان کو تپا کرنا سوئے دنیا  
یاد اوس زلف پر تارے سوئے دنیا  
جو من چکا کو شب تارے سوئے دنیا  
یہی صیبا و گل کہ تارے سوئے دنیا  
تازہ من کر فتارے سوئے دنیا  
شخصے تھے بعد فنا یافتہ سوئے دنیا  
حشر تک وعدہ دیدار نے سوئے دنیا  
کافی بس اس کو نشانے سوئے دنیا  
ہو بوجھ جسکے ہاتھ میں ستر ایک  
سر قدم پر پھوٹے تھے میں ستر ایک  
نقش قدم میں طور پر چشم پر آب کا  
کے تین تیرے قامت و ارض کو دیکھ  
بالاس سر و پھول کھلا ہی گلاب کا  
دیجی جواد سکی زلف ہو چرخ و گل  
موت ہے وقت غم غروب آثار دل  
ہر صبح

مرحوم

[illegible]

تمام سے یاد جو آیت و کسوس معنی  
 چل دس غیرت خورشیدی یادانی زمین  
 رات بھر اختر سار سے سوسے دنیا  
 صبح تک سسے زست حال دل نادر  
 اور غم می گفتار سے سوسے دنیا  
 مرقعات ایسے ادس رنگ غم نازان  
 جبرین بکودل ناز سے سوسے دنیا  
 کسی کدوت بخش آرام نہیں آیت  
 کہ جسے ساقی آرام نہیں آیت  
 دام بین بعد فنا قبر میں نگین آیت  
 حرم تک حسرت دیدار سے سوسے دنیا  
 رکھتا ہو دور دس صفحہ آفتاب کا  
 خط شعاع مہر سے رشتہ آفتاب کا  
 نقشہ دکھانے کا جو فلک آفتاب کا  
 آیت کا ایک روز ورق آفتاب کا  
 ساقی ہی سوال ہے جو آفتاب کا  
 آیت نہ مہر سے سوسے دنیا  
 کھو لو گے ہم اگر اپنی غیب کا  
 مہر باغیچہ آیت آفتاب کا  
 آیت آفتاب کا

۴۰

نارنج

ہاں صبح وہی صبح ہی شام بھی شام  
انسان پلے پلے درویش انقلاب کا  
پتہ ہاں رشک اس دل پر آبد منجھ  
کیا جلد پھوٹا ہے پھیرا جلاب کا  
مشکل پھر ساقی موش کی دورست  
محتاج آفتاب ہوا بستان کا  
آنی سے خشک تر کی بجائے بولت دار  
پیش کی چھائی تو دریا گلاب کا  
ادس کی چھائی تو دریا گلاب کا  
ایلیس اب نشا ہے تر شہاب کا  
تیرا شب بھر ہے نہ یہ کھلا طبع صبح  
گندرا شب بھر ہے نہ یہ کھلا طبع صبح  
آتا نہیں ہر ذوق میں ہر دم صبح  
بدلا ہے ہر ذوق میں ہر دم صبح  
تیری بہار ہے شہر کے مزاج افروز  
دعوات جوش یاد لے گلون کو رنگ  
ماں کو چشم سے میرا سوں کا  
زخموں کے پھل ادھیلا شہر کا  
میں نے کھلے دل سے شہر کا  
چشم میں ہر کوئی نام اعمال کا  
وہاں خیال ایسا خط کا جواب کا

ارون

آتش

تو زمان صغیر اول کے نونہل  
کوئین اک دور دور ہے اپنی شہاب کا  
اسی صبح جلا لٹا سب جلاب کا  
دوریا جیسا ہے جلاب کا  
بچھو اپنے زمان ہر ذوق کا  
منوس سے زمان ہر ذوق کا  
اک ترک مسواری دیوانہ کا  
زنجیر میں ہاری ہر ذوق کا  
حسن بجال سے بڑا ہے ہر ذوق کا  
شب تاب کی ہر ذوق کا  
شب تاب سے ہر ذوق کا  
انڈر سے ہر ذوق کا  
روغن کے بدلے ہر ذوق کا  
سجاستے کیلئے ہر ذوق کا  
میں شہر جلاب کا  
انصاف سے ہر ذوق کا  
دوم بند ہر ذوق کا  
افست جلاب کا  
طاؤس کو عشق نہو کا  
معمور ہوئی ہر ذوق کا  
منصون کلیا جلاب کا

پا بون

آباد

ہاں صبح وہی صبح ہی شام بھی شام  
انسان پلے پلے درویش انقلاب کا  
پتہ ہاں رشک اس دل پر آبد منجھ  
کیا جلد پھوٹا ہے پھیرا جلاب کا  
مشکل پھر ساقی موش کی دورست  
محتاج آفتاب ہوا بستان کا  
آنی سے خشک تر کی بجائے بولت دار  
پیش کی چھائی تو دریا گلاب کا  
ادس کی چھائی تو دریا گلاب کا  
ایلیس اب نشا ہے تر شہاب کا  
تیرا شب بھر ہے نہ یہ کھلا طبع صبح  
گندرا شب بھر ہے نہ یہ کھلا طبع صبح  
آتا نہیں ہر ذوق میں ہر دم صبح  
بدلا ہے ہر ذوق میں ہر دم صبح  
تیری بہار ہے شہر کے مزاج افروز  
دعوات جوش یاد لے گلون کو رنگ  
ماں کو چشم سے میرا سوں کا  
زخموں کے پھل ادھیلا شہر کا  
میں نے کھلے دل سے شہر کا  
چشم میں ہر کوئی نام اعمال کا  
وہاں خیال ایسا خط کا جواب کا

دیریا

نامح

آتش

آباد

اگر ہوا کے طبقے میں بادی گھنٹہ  
چو کھانک ہا یک ورق آفتاب کا  
سیر تری میں کیو سکندری کے بعد  
تھا سیر یہ نقش آب کے افسر جاب کا  
پیشی غزل پہ پاب میں کتا ہن بے غزل  
ویکھو جواب ہے سخن لا جواب کا  
لبر ز اداسے ہاتھ میں ساغر شراب کا  
بیشکبے عکس آنکھ میں کواکب کا  
دو دست تازہ گر سے کواکب کا  
لبر یہ ہو شراب سے نظر آہ آب کا  
دیگھا جو دہر کو جلال آفتاب کا  
آباد میں خیال کسی کی آفتاب کا  
لکھتا ہے رخ افواج کیس کا یک بدن  
ہوتا ہے دو پہر میں زوال آفتاب کا  
اسید موت آتی تو کس آفتاب کا  
آفتاب زان میں شکی ہو جواب کا  
بہرین وقت چتر میں جالے تو کیا جب  
ہو نازان سانی کو زمین واعظ  
لکھتی ایام کی ہو تو دیر شراب کا

باتا بولن نات کا کس باریں تمام  
چشمہ گرد میں کیو چو چو کا  
آتش بے نزاق میں آفتاب کا  
یہ داغ ہے دیا ہو کس آفتاب کا  
لغت میں عطر سکھو دیر آفتاب کا  
ایتر کر دیر تری جھولی آفتاب کا  
کیجا بولنے سانسے لکھو آفتاب کا  
آئینہ بہج تار سے ہاتھ آفتاب کا  
خط و جو چھپے بار سے جواب کا  
پہلے سوال کیو چو چو آفتاب کا  
کیا کیا چلے کر پ آفتاب کا  
بوسہ لیا جو بین آفتاب کا  
شش خرام میں غرق آفتاب کا  
چتر کا وقت دیر تری کرنا ہو  
ساتھی کے دور سے کہنے آفتاب کا  
انکھ سے خوش تاب سے چتر کا  
چھں ہوا کو سننے میں فاصل آفتاب کا  
مطلب کو فوٹ کرنا ہو چتر کا  
خانہ خرابی ہو فوج بند آفتاب کا  
باز کا لایا میل نہ جیہ آفتاب کا

پلکوں میں صاف طور ہو سوچ آفتاب کا  
پرسے چھتے میں کوئی نہیں آفتاب کا  
ای میری جان اب نہیں میں آفتاب کا  
دل میں فشا قر کا ہر زخم آفتاب کا  
آباد دغاں راہ کی تو زخم آفتاب کا  
دو جو جس کی ہے سہری چتر آفتاب کا  
عالم کو بھول جانے آفتاب کا  
الک جان تر سے ناز آفتاب کا  
دل سے مارا آفتاب کا  
عقدا ہوا سے گری آفتاب کا  
پہلو آفتاب میں آفتاب کا  
جو فدا میں زیست کا کیا آفتاب کا  
آب روان کر کیا ہی بھر آفتاب کا  
فلا آفتاب سے حرف آفتاب کا  
لکھو من جو خط میں حال کی آفتاب کا  
پرسے آفتاب سے آفتاب کا  
باقی نازک تار آفتاب کا  
اسے ماہیت سے آفتاب کا  
بجھ جلتے آفتاب کا

پہر

زینت

ای





















ناخ

از صبح او بنگار جوین طاق می نماز  
 دند کشتی لگ کیجی سے سیکارا  
 زندین کن کا ند تصور تصور ہر کران  
 جیسے وہ دھیان تو خاکیدین اننا آترا  
 بین وہ تیر سب جان کنج کنگار کو  
 ای صغیر چہ چارم سے سیکارا  
 کم لکھا فخر ہو سیکین زیا تو قوت  
 تکتا زبوجہ سر بودہ تو سر کا آترا  
 دوپہر سے آسکے سر بودہ تو سر کا آترا  
 ہو گئی شام ز دیوار سے سیکارا  
 اشک حسرت میں دوار سے سیکارا  
 کمر سے چمکتے وقت و دایہ جان  
 تم کے خم صحت ساقی بن چھا جان  
 جو بین خلق ساقی بن چھا جان  
 یون فلک کی کمی آتسہ قطرا آترا  
 جس طرح بام سے اپنے وہ چھو کا آترا  
 سچے سب اس کے کشت سے یہ غلا خورشید  
 بیک دروغ سر شوریدست سہا ما آترا  
 چشم زار میں ہون گو غار گناہوں سے مر  
 شہرت کا تو میری شان میں آیا آترا  
 کسی

پیش

سب سے پہلے تو مجھے فلک کا پیار  
 تیرے کشت کی ریا ریت کو سب جان  
 درویشی کا سب سے زور سے دور ہوا  
 جیکے جن مجھے راستہ آترا  
 وصل کی بعد کس طرح سے صبا آترا  
 درویشی کا سب سے زور سے دور ہوا  
 تیرے کشت کی ریا ریت کو سب جان  
 راستہ روئے جو ہر دان تو بین جان  
 درویشی کا سب سے زور سے دور ہوا  
 تیرے کشت کی ریا ریت کو سب جان  
 وقت کی ریا ریت کی غلطی ز سالی بیا  
 چاہو بیکر میں خضر سب کا رہا  
 کیا عجب روئے جو ہر دان تو بین جان  
 بیشک کو کھلے آپ سے آترا  
 باغ سے باد باری کی سب آترا  
 طاق زخاں سے پہلو سے آترا  
 دین یار کا رہنے کا سب آترا  
 شیشہ دل میں یہی ہے آترا  
 سب کے کشت کی ریا ریت کو سب جان  
 من و سلوک کا سب سے زور سے دور ہوا  
 شاخ

آباد

ہر سے پہلے تو مجھے فلک کا پیار  
 کل قری بن کبھی طوق ہمارا آترا  
 آسمان پر سب کوئی چاند کا نگار آترا  
 ہاتھ سوم تیرے چھوٹے یہ قدم سا جو رہا  
 اونکے دل سے لگا انگ زوہ غصہ آترا  
 صاف مضمون کی جان کبھی نہیں بھو  
 ٹھیک غصے سے ہر بار کا نقشہ آترا  
 رنگ بدلا کبھی جامہ گل کی صورت  
 پیر میں ہوا تو سب سے زور سے دور ہوا  
 میں خواہش ہوں کہ مشون ہم میں ہی  
 جب کہا بام سے آترا وہ بولا آترا  
 جانور اونکے تصدیق میں ہر زند چھوٹ  
 معقول کا یہ کبھی یار پہ صدقا آترا  
 نئی تشبیہ ہے متاب کی ہم کتے میں  
 ہاتھ کوشہ وہ چوڑے گل کیہ کا سب آترا  
 چشم حسرت میں دین خون تنہا آترا  
 اس کے یہ دین تو سب غل کی کھا ہوں  
 بحر کی شب نہر سے غل سے سدا آترا  
 چورس



نہ

کی حالت میں مجھ کو پیشہ کو کام میں  
 نہ لے سکے۔ اچھا سودا کے جو نشانہ اترتا  
 تھا اس کی طرح چلنے کیوں میری دل  
 نہیں چھوڑتا ہوں کسی بھی نظر پر  
 تو نہ اکت سے گلستان تک جو نصرت ملتا  
 بق ہی گئی جو میں باران رحمت ملتا  
 اس گنہ پر منتقم و نوح میں مجھ کو ڈالتا  
 جو تری آواز کے ہونے کی میں جنت ملتا  
 تو اگر ہو تا یہ فیض سے وہ شمع جل رہی  
 یہ تڑپنے میں آہ مجھ کو بلا کی حد تک  
 موت سے نفی تو اور ان کی حالت ملتا  
 ہے لیکن زہر باہل مجھ کو دیتے آشتا  
 کہ میں حال نزع میں تمام شربت ملتا  
 نیز حسرت لیگیا ہے کوئی کیا پرسانہ  
 آسمان سے کس نفی پر میں دولت ملتا

ہاتھ





ح

دکھائی دیا ملک ایک نیلو زکامیوں  
ہمارے دوسرے جسم و فواریاب ہوا  
تسار بدن پہ اگر ایک بوند نہ پڑی  
جوانا کھینچنے سے سستی کو اضطراب ہوا  
فاق یارین کیا یا ساقی انقلاب ہوا  
جو یاد دہن میں آئی وہ رنگی سیلون  
نظر میں سامنے دیدہ برآپ ہوا  
نجات ہوگی عذاب سے برآپ ہوا  
جو پہلے روز قیامت حساب ہوگا  
جلالہ آتش سودا سے عشق سے حساب ہوا  
یہ رنگ عارض پر جہنم کا بس عذاب ہوا  
پڑا جو عکس گل رنگ کی کد نام خدا  
نہ چھری نہیں اپنی عکس حساب ہوا  
شعاع حسن سے آئینہ آفتاب ہوا  
غل پڑے ہمیشہ سے کارخانہ عقل  
کبھی نہ خانہ بکریاں خراب ہوا  
خدا کا عشق ہی ہر حال میں شریک ہم  
کیا بخش دے اور سچا چوت باب ہوا

پیش

آتش  
مردہ بن کر شمشیر شیریں جسم میں  
دو دامن ہے چاہہاں حال اس ناز و چاہ کا  
تا توان میری طرح سے ہو چرخش میں  
کوہ سے بجایا پر زار روین ہو چاہ کا  
نیکو کرتا ہوین اس آتش غزل حنین  
میری ارک بیت بین عالم بیت اندکا  
یا انفعال کند سے بین اب اب ہوا  
کیا کیا سہ سہ کا شکر ہوا  
دل بنا خون جوئے سانی شکر ہوا  
ہوا سے سوئے کیک کیا فکر اب ہوا  
کنوین بین یوسف کفاح چنگار ہوا  
نہ سچے مصرعے غلے کا با لیب ہوا  
کہ واقعی دل میں بس حسرت ہوا  
وہش گور کا راحت مجھے غراب ہوا  
شکار کا وہ جان میں غریب ہوا  
بجا جبار سے بین طلعہ غراب ہوا  
بنا با جادو مارے کونین و غراب ہوا  
ہمارا حال غصہ کہین نہیں ہوا  
تیرا سر تاو سے ہو چاہ چاہ ہوا  
کیا

١٠

ایک دم سست نہ کرنا کھڑا ہوں چلا کر مجھے  
ملک ہستی کو سمجھتا ہوں میں تکیہ راہ کا  
مسرد مری سے جی اٹھتا ہوں ایک آتشین  
عین گرمی میں ہوا کی لہریں پانی چاہ کا  
راہ ہو سکتی نہیں اگر گزرتی پانی چاہ کا  
غیر سے دل پھر نہیں سکتا اس گمراہ کا  
نعمتیں سے بے نیاز ہیں آباد سارے دنیا کا  
فیض جاری رات دن غافل کی طرح گام کا  
دہر شگ دو جو دل کے پہلے نقاب ہوا  
کیا اب کوئی عارض سے آفتاب ہوا  
جور و رو کبھی اوس کی خیمے آفتاب ہوا  
تنباب دار الخانات سے آب آفتاب ہوا  
کیا جو سنا روستے آب آفتاب ہوا  
تاکار سے دیدہ روستے آب آفتاب ہوا  
بھلا ہوا جو مجھے تنہا دل کی آفتاب ہوا  
چھٹا عذاب سے من آب کو کو آفتاب ہوا  
نیم مجھے اور چین اٹھوئی جیسا جو بویک  
شب لاق میں کسو نصیب خواب ہوا  
نقطہ زیست میں بدن کی آفتاب ہوا  
ملاو خاک میں قمر بدن خواب ہوا  
فدا



ہر ایک میں ہوا میری آؤ کم سے ہی  
 جہان نظروں میں ہوا سچ کا کیا ہے ہوا  
 سوا دو گونہ مجھے رشک ہوتا ہے ہوا  
 جسے پر تو نے کیا گنگا کو دریا نور کا  
 اوس پر نور کو سمجھا وہ شعلہ طور کا  
 سنگ پائے واسطے سنگوں سے عالم نور کا  
 کیا کون میں سوزا زون سے عالم نور کا  
 شمع سوزان ہی فیتہ مرہم کا نور کا  
 جسے دیکھا تجھ کو انور کا نور کا  
 خوب آؤ سے بنایا ہے صفت بلور کا  
 کشتی سے فرق ساقی میں اب تو پانی کا  
 جوں زخم میں نہیں طوفان ہر طور کا  
 فقر کے عالم میں بھی اپنی ہی ہمدلی کا  
 ہر گدی پہ چلیے کاسہ سرسرفروز کا  
 حسن بھی کیا خبر ہے زہد و زلف کا  
 اپنے سندان کو خدا دیتا ہے لایعلاج کا  
 ہوئی طراہ عدم کیونکہ مجھ کو صفت کی  
 اوس کا کھنک ہاتھ لپی اس سفر و دور کا

آتش  
کیا یاد مجھ کا شک آتشین خانہ  
بہشت میرے نانے کو اور اب ہوا  
ملا نہ صورت و لالہ لاکھ انقلاب ہوا  
نزار چرخ علی لاکھ انقلاب ہوا  
وہاں سے وصل صنوبرک و اشک سے  
وزار کیستہ آتش سے جواب ہوا  
نور محل بختراست جلوہ و نور کا  
جان دنیا بین بان اور ہر دم کام ناز کا  
سختی یا مری میں ہے سامان ملین  
نشت بالین کو بختا مون کی نشت ہے  
کچھ حاصل ہے کسی کی نشت کا  
عشق بازی کا صدمہ بختا کی نشت کا  
میں ایکس مون چن کی نشت کا  
اب ہو جا باک شہید وازہ نشت کا  
فانچہ پہنے پہنے ہیں کھنکھانے کا  
کہ مر نزار زار و زون کھنکھانے کا  
میں نزار اب صفا جو کب بود کا  
کو غنڈا من سے انجھا جھارک کھنکھانے کا  
آگے پہنے پہنے لبون پر دم گھٹا کھنکھانے کا  
خدا را چھاوین جب ہوا زور کا

خدا کی شان نکالا بتوں کی حرکت ہمیں  
 نہ کہ رقیب کو سستے ہیں بار باب ہوا  
 حیا و ستر کے بارے دواد و غصے کی رو سے  
 کمال نشے میں وہ بے حجاب ہوا  
 ہر ایک کا سہل گلے نے غار و دیگھا  
 خدا کے واسطے اس شراب ہوا  
 شہار میں نین اوت بہت زیادہ  
 زبان کو کسی بیان کی جو حساب ہوا  
 شب فراق میں دل پر جو بھی نہیں حالت  
 جب آئے وصل کا وعدہ وہ کہے آباد  
 کبھی دور میں دل کا اضطراب ہوا  
 ایک ہے اس کا البدین ناری کی جانور کا  
 اوس پچھوئے کو بجائی کیے شہ طور کا  
 سر ہو جلوہ جو دیکھ عارف پر نور کا  
 ہر تابان رخ بجائے دین کا نور کا  
 دماغ نظر کا اس قدر سیرت میں نور کا  
 بن گیا خورشید پھا اعرام نور کا  
 بن غاوت کے عکس شمس کے سب سے نور کا  
 دیدہ گل میں ہر نقشہ زخمی غمور کا





نہ

[illegible]

چند

[illegible]

25

آفتاب حشر بر یو جان بی میری بوتانک  
 دھان تا یگانگه سب جود و نیک  
 بوگی بین جو سانی من رو سانی سفید  
 ای آنکھون پرست عالم سارو نور کا  
 ہم شقت گزشت بین کفصل پیچی بر من  
 خودی سی لوزی من بر چا تا ی من زور کا  
 زلف ای لوزی من بر چا تا ی من زور کا  
 جسکی تارک من تهری ده کانی من زور کا  
 چین تارک من تهری ده کانی من زور کا  
 جو تارک من تهری ده کانی من زور کا  
 ہم دل وہ ہون بناؤں بت مغرور کا  
 پوچھ اٹھانا تا اوستہ من زور کا  
 مت گیا ی نام دنیا میں نشانی من زور کا  
 یکقاد و قعر واسکندرو قفقور کا  
 ساقیا بے جام کیونکر نہ قفقور کا  
 ہے تصور اسکو اوستہ من زور کا  
 عن ایسا گرم کی تھو ماش ویدہ من زور کا  
 بنکیار شک سرور جو ہر زور کا  
 دھان ہے ہر دم جو ہر زور کا  
 سامانی روز بقی طور کی تیزور کا  
 جب

میر



















نہ

کسے زنجی پڑی فانی کو فتنہ بند  
 شمع سوکوس لکیر جو من درویش بنجھا  
 کاسے کھائی ہی بجھے فانی کو فتنہ  
 دوزبان تک ایسے کو من درویش بنجھا  
 بکھرے مل میں مجنون مقصود ارکان آن  
 فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان  
 وکام فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان  
 ایک عالم آدمی غفلت ہستی کا  
 خواب دیکھتا ہے بخت کی بیداری کا  
 کام غریبی کی بخت کی بیداری کا  
 جان بچھ سوکوس بخت کی بیداری کا  
 رحمت حق ہی سبب پستی کی بیداری کا  
 ابو کو تاراش رہ ہیں میخواری کا  
 وصف خط بہ کین یوان میں کین وصف  
 ساقی ہو جودل نگار کی اک باری کا  
 کوئی بختیں ہون کی بخت کی بیداری کا  
 اور چارہ ہی نہیں دیدی کی بیداری کا  
 سنی شوالہ آداز میں شکر ہو جوسو  
 دیکھے عالم آدمی آہوں کی شرباری کا

[illegible]

六

نار و عشق بین آباد کن زمین جهان  
جفا کا کار دل دوست نہ زمین سمجھا

آباد

مطلع

خاتمہ تحقیق ہے ای بار دل آزاری کا  
سیکھ سالتھے کوئی طور جفاکاری کا  
طور کم کر نہ مرے بعد جفاکاری کا  
حوصلہ تاکسی دشمن کو نہ ہویاری کا  
یو تلاش اس کی کہین سلسلہ ہویاری کا  
مغ ذل کو بہت پھر ارمان گرفتاری کا  
بڑھ گیا مولیٰ اداس پوسٹ بلذاری کا  
حاصلیت ہوا سبھی خریداری کا  
دم بھر سا لاکھ زمانہ بھی فسون کاری کا  
چل سگے زور نہ اوس چشم سے عیاری کا  
بند بندھو ازین قوم کے کسی نہ بجے  
سلسلہ طرف ہوا دل کی گرفتاری کا  
ضعف سے خواب بھی آٹھوین نہیں آسکتا  
سی دزات ہی باعث مری بیداری کا  
دھوئینی شکر نہ است مری زود فضا  
موج ہو جائیگا ہر حرف سیہ کاری کا

لوشن

لوحہ

١٠



نام

[illegible]

ش

آتش  
لب جان بخش کسا جان کا عجب تیری  
سامری کشتہ تیرا لڑائی کی فوج  
تخل اسیکو پونچھ دیو کی آہ خزاری کا  
کام کر تھی ہے مری آہ خزاری کا  
نرخ پادشاه کی تخت پر تیرا فوج  
جانی تھی تیرا بیڑا تیرا فوج  
آگے تیرا بیڑا تیرا فوج  
کھنڈ تیرا بیڑا تیرا فوج  
نہرو تیرا بیڑا تیرا فوج  
مچھو تیرا بیڑا تیرا فوج  
جی میں آتا تیرا بیڑا تیرا فوج  
بوا بوس تیرا بیڑا تیرا فوج  
استغلا تیرا بیڑا تیرا فوج  
آتش تیرا بیڑا تیرا فوج  
بیڑا تیرا بیڑا تیرا فوج  
بانی تیرا بیڑا تیرا فوج  
رہتا ہے تیرا بیڑا تیرا فوج  
وامان تیرا بیڑا تیرا فوج  
آتش تیرا بیڑا تیرا فوج  
سودا تیرا بیڑا تیرا فوج  
میں تیرا بیڑا تیرا فوج  
بوس

六

زما نام شیب بحر جونی آه شرب بامری  
 بحر یاد وصل انجمن جوین بسرونی کا  
 عشق نیر سلیج اک شغل ہی بکاری کا  
 شکر دینر سے قصود ساز لایا جو شمع  
 مندی ملواے بین علم پوچھا جی  
 جی کی دن سے بیاض می سز وہان و فوج  
 بایں کزین پیاض می غنای کا  
 دارا نام کھن چمن نیند ملی آتی ہے  
 کات دی بات کھلاوات کی بیداری کا  
 غیر کا دانت مجھ دانت یار جب ولایت  
 چین سے نکلا وصل سے نیکواری کا  
 قصد کفر کی جاگور کی نیکواری کا  
 رنگ پراپت کسی نیک کو پھر دعویٰ ہو  
 دیکھ عالم کجی نیک کو پھر دعویٰ ہو  
 لون شامی بینان کے چمکے یہ بین عالمین  
 سبزہ موبیاں جو ساقی کی بابت کا  
 دور الیسا کجی ہو اس شبنم نگاری کا  
 منزل

منزل

۷۷

نسخ

ظہر ہوا ہے خون شقی ذوالفقار کا  
ہر دم خیال ہے رخ تابان یار کا  
بس یہی چرخ غیب انتظار کا  
جیسے پراسے عکس سا گلزار کا  
صاف آئینہ میں طور ہے صیبار کا  
باز یہی دل مرا ہے صیبار کا  
کیونکہ ہر نفس میں ہو عالم غبار کا  
بانگ دی این داع ذوق غبار کا  
ہم مگر کشتان نہیں جسم زار کا  
مضمون چشم یار کی ہر جھٹکا  
شوق اندون کی ہر جھٹکا  
گردن بونگ دود ہوا ہے شاتر کا  
پات ہون ہر سار میں عالم شاد کا  
رہتا ہے ہر سار میں عالم شاد کا  
لکھن ڈار نام میں آئے شاد کا  
برسات سے پلائے شاد کا  
ہندوستان میں ہر کوئی شاد کا  
دشت جنون میں ہر کوئی شاد کا  
آیا خیال ہر کوئی شاد کا  
عادس

آتش

اوس بادشاہ کی درگاہ فقیر کا  
خلی با سواد ہے جسکے دیار کا  
پیری میں و غیب کی ہر جھٹکا  
بلند اصل کا ہر جھٹکا  
دعوت غارت ہر جھٹکا  
آکھوں کو روک دیکے ہوا غارت کا  
آئی ہے سب سواد میں ہر جھٹکا  
تاریک کھڑے کھینچ کر ہر جھٹکا  
فضل ہار کے گیسو کی ہر جھٹکا  
واس سے سلسلہ کا ہر جھٹکا  
دست علی کی ضرب کا ہر جھٹکا  
ادن اردون میں ہر جھٹکا  
بعد از فنا ہر جھٹکا  
سودا تو دیکھو میری شاد ہر جھٹکا  
کیسے تو قرب آئینہ شاد ہر جھٹکا  
واٹھا ملا دیا ہے شاد ہر جھٹکا  
چلتی ہے چھٹی شاد ہر جھٹکا  
نوارہ چھٹی شاد ہر جھٹکا  
بیچھے نہ لکھن شاد ہر جھٹکا  
ملو کھلے بوسہ دیار شاد ہر جھٹکا  
باز

آباد

منزل راہ عدم میں ہوں تیرہست روٹان  
غیر ما تاسے نہایت شقی ذوالفقار کا  
مشغلہ گوہر دندان کے نہ غبار کا  
سلسلہ گم ہوا میری گم ہوا غبار کا  
وہ بھی پرچہ کہ صدیک گم ہوا غبار کا  
طور سے گم ہوا میری گم ہوا غبار کا  
کے خاک میں گم ہوا میری گم ہوا غبار کا  
اب وہ عالم زہر جسم کی طیار کا  
نہ میں گم ہوا میری گم ہوا غبار کا  
مین نوید ہون آباد کی ہر جھٹکا  
مطلوع  
قلم بیان خزان ہے موسم ہار کا  
بدرنگ رنگ ہے چمن روزگار کا  
ای باغبان چمن میں ہوا آئے دس  
دوچار روز دور ہے موسم ہار کا  
دینا ہون خود کھائی آئے ہر جھٹکا  
حسن و صفات آئینہ ہے جسم ہار کا  
آتا ہی میں چمر کے پہلو کو ایک دن  
دکھلا دون ادس کو خال دل بھر کا  
باجے





سابع

ش

[illegible]

六

شیخ بران ابرو خمدار کا نظارہ تھا  
 دل کو جب پہلو میں دیکھا کشتہ صید پر تھا  
 رات کو چشم تصور میں جو وہ خسارہ تھا  
 جان کا کھمبہ آسمان سے دل کا ہر اک پہاڑ تھا  
 آسمان کی کچھ دھنوں کے ایلانِ لطیف شباب  
 پاس اپنے شام سے تا صبح کی سپاہ تھا  
 پانی پانی باغِ جگمگ سے پہاڑ تھا  
 قد سے غفلت کھینچتے ہی ہو گیا  
 ابرو میں پر نام کو باقی نہیں کاٹا تھا  
 جن کی نوبت کا برنگ آسمان نقارہ تھا  
 جسے چوسا وہ دین عمر بھر بھرنے رہا  
 کشت کا اپنے ستارہ کو کب سب سے  
 بین دھنوں طاق تصور کی کئی ایک نگارہ تھا  
 وہ نشان پر دین سے حاصل ہیں نظارہ تھا  
 مٹی بنا کر عالم مٹی بھی کتنی بے نبات  
 ہر رنگِ نظاروں میں کئی کئی کڑا دوارہ تھا  
 شکل پستی اڑھکے حسن ہوتا کیا موز  
 اک نظر سنوارا ہو کر دوسرے نظارہ تھا  
 دوشنی کس کو شب دوسل ضرور کا رہی  
 شہر دوش سے نہ زیادہ بار کا رخسارہ تھا



ناج

ای دل دی تو بے باس جسمت اگر کجاست  
خوف میری بختیو دیکھ خاک پاشتا رہ تھا  
نقد جان دیدنا تار پلست غلاب پر کا  
پسلا سیارہ کیا کتب میں جہت کافور تھا  
دل مرا اسدن بھی تیر عشق میں جہت کافور تھا  
کہتے ہیں بارگاہ عالم میں جہت کافور تھا  
کوچہ قاتل میں ناج بھی تیر عشق میں جہت کافور تھا  
جو کہل کچھن محذوف ارکان آن  
فاملاق فاملاق فاعلق فاعلق  
مطلع

نوجوانی میں ہوا عشق اوس بت کلام کا  
مالکینے داغ دل میں کی حسی غلام کا  
خاک ہوئے کئی اپنی نہ عالی فطرت کا  
گور میں بھی دھیان ہی ہو گوی نام کا  
سیرت پہنچا نہ حسن سے کہ تار دور کا  
نام رکھا باغبان ہم نے تو تیر جام کا  
اچھ میں ہے کجاست ہوا تیر خوار  
باعث دوران سر پہ دور سیر نام کا  
کچھ

آتش

جان میں آتش کچھ نہیں تیر کجاست  
حوصلے سے اسے بھر کر کھن بجار تھا  
حالت دل کو بیان کرنا کجاست میں کجاست  
عشق میں کجاست صحت زنا کجاست میں کجاست  
تیرو خطا مارا اسلی وہ جہنم تھا  
اینا دیو داد تھا اسے راسخ لہو چھو  
حال چارو صدمہ بھی جدائی میں کجاست  
عالم دستار دار اور رنگ غار کجاست  
سینہ دستار دار اور رنگ غار کجاست  
کو کچھ قاتل میں کجاست عشق میں کجاست  
سرخا گردن پونچا با صبر شہا تھا  
سرخا گردن پونچا با صبر شہا تھا  
ڈیٹا اس میں کجاست غبار کجاست  
شوقی طمانہ سے غبار کجاست  
شوقی طمانہ سے غبار کجاست  
شان عشق اول میں عشق و دولت کجاست  
شان عشق اول میں عشق و دولت کجاست  
باخت نا قابل ذائقہ کجاست  
باخت نا قابل ذائقہ کجاست  
ایل مالکے ہیشہ آتش کجاست  
ایل مالکے ہیشہ آتش کجاست  
مرد و زن ایک کجاست کجاست  
مرد و زن ایک کجاست کجاست  
شہزاد مالک کجاست کجاست  
شہزاد مالک کجاست کجاست  
استخوانوں میں آتش کجاست  
استخوانوں میں آتش کجاست  
آتش کجاست کجاست  
آتش کجاست کجاست  
دو پہرے ہو کر رات کجاست  
دو پہرے ہو کر رات کجاست  
تخت

آباد

دہ لکھن میں دین جہت کجاست  
پہن میں ہر کجاست دل با قوت کجاست  
پہن میں ہر کجاست دل با قوت کجاست  
خل زو سیار گویا تھا کجاست  
خل زو سیار گویا تھا کجاست  
دست وصل نہارے خستہ سارہ تھا  
دست وصل نہارے خستہ سارہ تھا  
پشت دل پر حشر تو نکاح کجاست  
پشت دل پر حشر تو نکاح کجاست  
چین آیا جب تیر کجاست کجاست  
چین آیا جب تیر کجاست کجاست  
دودا من اپنے غفلت کجاست  
دودا من اپنے غفلت کجاست  
دیمد کو کجاست کجاست  
دیمد کو کجاست کجاست  
ہر ملک کو کجاست کجاست  
ہر ملک کو کجاست کجاست  
دھیان شہزاد کی دیواری کجاست  
دھیان شہزاد کی دیواری کجاست  
وقت بہت کجاست کجاست  
وقت بہت کجاست کجاست  
جوش سودا کجاست کجاست  
جوش سودا کجاست کجاست  
عشق بانی کجاست کجاست  
عشق بانی کجاست کجاست  
خال زلف جہان کجاست  
خال زلف جہان کجاست  
کیا کجاست کجاست  
کیا کجاست کجاست  
آج کجاست کجاست  
آج کجاست کجاست  
کیا کجاست کجاست  
کیا کجاست کجاست  
شہزاد کجاست کجاست  
شہزاد کجاست کجاست  
نوجوان کجاست کجاست  
نوجوان کجاست کجاست  
ایک















ناتج

ہر ایک سوچ سچی رہی ہے  
 تو جو حسن جنون غیر عکس افکین تھا  
 میں نہ ازل میں تھا فقط اور کس سے  
 ہوا کی موم تو سہا سید زمانہ کی خندان  
 دیا کبھی کھٹ داؤد میں یہ آہن تھا  
 فنا ہی خضر کو لیکن مجھے نہیں ناسخ  
 زیادہ آب بقا ہے بھی آب آہن تھا  
 بحرِ مل مٹھن مخدوف ارکان آن  
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مطلع

تیرے گیسو میں نہ ہو کے جھکے سودا ہو گیا  
 رو آتش رنگ سے ہیجان صفا ہو گیا  
 کیا نقطہ دنی میں پیدائش اس پر کی عشق ہو گیا  
 شاہ و جہات ایسا نہی شاہ دریا ہو گیا  
 کئی اویسیا تیرے عشق میں زندہ نہیں  
 طائر جان جسکو کہتے ہیں وہ عفا ہو گیا  
 تودہ

آتش

ہزار جان تصدق کو نہ ہو گا رہا  
 دماغ خربلے چمچ نہ خرم سوزن تھا  
 دہل جاکر مہلے گھر ہاں رہا  
 بیلے سجدے میں نہ کر سہا  
 نیکھایا میں نہ کر سہا  
 بین اپنے جوہرانی سے خراب تھا  
 یقین کی چوشتی تان میں تھا  
 ارکات خوری کا مٹھن سیکھ گیا  
 مسجود نہایت لال و عشق سے ہوا ہو گیا  
 سرکاس بازار میں یونٹ سے دبا ہو گیا  
 بوسہ لینے کی بابت دبا ہو گیا  
 بسکویا سیدیا بخت سے تار ہو گیا  
 بسکویا کی ہوا کے تار ہو گیا  
 سو گھر کی ہوا کا داغ سودا ہو گیا  
 سکے بازار میں ہوا کا داغ سودا ہو گیا  
 خوش آواز کے صورت ابوجان ہو گیا  
 خوش آواز کے صورت ابوجان ہو گیا  
 چلیوں کو دیکھ کر محو تھا  
 دل تصور کا تیرے حسن میں رہا ہو گیا  
 دل تصور کا تیرے حسن میں رہا ہو گیا  
 نہنہنہ عشق سے کوڑی میں رہا ہو گیا  
 بلوہ کوئی بھی صورت سے کرا ہو گیا  
 رونے جس جگہ کو پہنچا جگہ رہا ہو گیا

ج

ایاد

ہر ایک قطرہ شبنم بھی تو قتل گئی ہے  
 دسے نازق میں اوکل رنگ روغن تھا  
 نہ کئی دوس تھا اپنا نازق میں دوس تھا  
 بغل میں لکے بھی پایا تو جی میں دوس تھا  
 خیال زلف سے آباد دم کھٹا ایسا  
 کہ جھک جھک کر گیان بھی طوق آہن تھا

مطلع

شہر یوں تو خرو حیران ہوں کیا ہو گیا  
 طائر صبر سکون وقت میں عفا ہو گیا  
 نہر کھا کر جو میں اکسیر نہا ہو گیا  
 کشتہ یوں جو جھک لے کھیا کا ہو گیا  
 کیا تصور سے حضور چشم ہوا ہو گیا  
 بچہ ترکان دما کو دست پوشی ہو گیا  
 شاہ یازد کذب پیش چشم پیدا ہو گیا  
 مہر حق بین دیدہ عالم عفا ہو گیا  
 پھر ہر بختی لقا عشق میں عفا ہو گیا  
 شہد سہ دل میں گویا ہم پیدا ہو گیا  
 سائے آنکھوں کے گیان کیا کھٹا تھا ہو گیا  
 جھکو



ناخ

بحر مل شمن مخدوف ارکان آن  
فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن  
و بجاکا فعلن فعلاتن نیز می آید  
مطلع

بایست من رودی هست پیوندی که من ز پر  
لایحه ای است شیدون که من ز پر  
پیش از رنگ حنا که من ز پر  
چیکم آجاست که من ز پر  
یا نه دور زان که من ز پر  
آنگاه خن من قائل که من ز پر  
گلشن تصویر قالی که من ز پر  
صورت بوی که من ز پر  
اوستا که من ز پر  
روشنی که من ز پر  
و یکی که من ز پر  
لایحه ای است شیدون که من ز پر

آج

آتش

عشقتی که من ز پر  
توضیح خزان که من ز پر  
میگفته ای که من ز پر  
زود گاهی که من ز پر  
نوشته ای که من ز پر  
آسمان من که من ز پر  
پوسته که من ز پر  
فرز که من ز پر  
نوش که من ز پر  
بهر که من ز پر  
سنگ که من ز پر  
کاج که من ز پر  
زبان که من ز پر  
خاک که من ز پر  
سوم که من ز پر  
او که من ز پر  
بزم که من ز پر  
بسته که من ز پر  
سنگ که من ز پر

شاه راه

آباد

جان زبان غلامی که من ز پر  
تخت نالان که من ز پر  
بعدم درن که من ز پر  
ده صم که من ز پر  
اون که من ز پر  
یاده که من ز پر  
خاک که من ز پر  
ایک که من ز پر  
داده که من ز پر  
کفش که من ز پر  
بسته که من ز پر  
دل که من ز پر  
سرخ که من ز پر  
بیک که من ز پر  
بسته که من ز پر  
روشن که من ز پر  
دل که من ز پر  
پوسته که من ز پر  
دشت که من ز پر  
بزم که من ز پر

بچه









سطل

ن و دعوی ادکی یکنانی کا باطل ہو گیا  
 بحث انکو جو آئینہ مقابل ہو گیا  
 ایک دل یکو دیے قاتل نے بچو لاکھ دل  
 جو لگا پیکان کمر پہلو میں مہر دل  
 کیون نہ اب عالم ہوا سد کا تختہ مشق ہو گیا  
 وقت بزم اللہ کھلے جیسا بس ہو گیا  
 کچھ بھی اچھل یا کما کون کو نہیں بے تردد  
 سوز نقصان ہوا جب ماہ کا ل ہو گیا  
 مصحف رخسار جاتان میں نہیں بیک غل  
 بے لفظ قرآن بھی نہ نہیں نازل ہو گیا  
 دودی وحشت میں کون شل جوں نال ہو گیا  
 ایک بلی کیا یہاں کس کا مہم ہو گیا  
 صبح ہو کر کچھ نظر آیا نہ غمرازا قباب  
 کون کون اک رات کو بیان نہ مغل ہو گیا

ردیف الباء  
 بحر دل شمن مخدوف ارکان آن  
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن  
 سطل

آتش

موش از آتش باریک گل ہو گیا  
 بلبلوں کی فکریست صدیا در غافل ہو گیا  
 سید فاضل سے جوانی میں ہوا دھندل ہو گیا  
 جب وہ فخر و ترقی لال باہ کاں ہو گیا  
 کریمان نے ریل سے شمشک ہو گیا  
 ایڑان کھنڈا باغ میں بلبل ہو گیا  
 رو دیو لے کر نہشت ہو گیا  
 شیطانی اندیشہ کا مہم ہو گیا  
 کونسا کو باغ جھانک ہو گیا  
 جستجو میں تیری شمشک ہو گیا  
 جا غرض خار درہن ہو گیا  
 آتش کی تیر کو کرک ہو گیا  
 صورت پرانہ مہم ہو گیا  
 شمع لیلی کوئی فانوس ہو گیا  
 شمع منی کی صورت ہو گیا  
 حسن منی کا قریبان ہو گیا  
 سید گاہ قریبان ہو گیا  
 قہقہ صورت کو فنا کر دیا ہو گیا  
 قہقہ صورت کو فنا کر دیا ہو گیا  
 قہقہ صورت کو فنا کر دیا ہو گیا  
 قہقہ صورت کو فنا کر دیا ہو گیا

نکست

اباد

لو پیر و تیری کیس کو وہ ہم با بندہ  
 بگو کہ تار نفس اپنا کس ہو گیا  
 چین اتار ہی نہیں جگو تمھاری کمر میں  
 صبر کو آسان سمجھا تھا شمشک ہو گیا  
 ہر پہل نہ عہد طفلی میں ہل چلتا ہو گیا  
 اب جوانی میں ہل چلتا ہو گیا  
 بدر کہتا ہی رہاں ہل چلتا ہو گیا  
 ننگ پھر باقی کہاں چلے ہو گیا  
 جہ سب گردن نہیں کس کا ہو گیا  
 کچھ غبار عاشق سرشت ہو گیا  
 چہر کسی نفیست کی خواہش ہو گیا  
 ایک کوسہ گربہ شیریں کا ہو گیا  
 قہقہ کو ڈالا ہمارے رنگ ہو گیا  
 باغ میں بریل گلوں میں ہو گیا  
 حق تو یہی دعویٰ خود شیدا ہو گیا  
 سائے تیر صبح تیراں ہو گیا  
 جذب دل سناج کو دین ہو گیا  
 بیستہ جی میں گلشن منت ہو گیا  
 ہر وقت سوئے گلشن منت ہو گیا  
 ابد گل میں یہ کمان شمشک ہو گیا

اس







نام

چو کلاه یاساک که گیتی قدم  
سایه عالم کج در پندوان کس دوست  
مرکز عالم ز شایده و پیمان کوی دوست  
جو دمان به پویا دوی آگاهان عالم دوست  
جو دمان کعبه یزدین آگاهان عالم دوست  
بهر و ملک به پویا کجایان کوی دوست  
خاک و قاصد جواب هر دوان کوی دوست  
کعبه یزدین به پویا کجایان کوی دوست  
او اصل بساکن شهر خوشان کوی دوست  
سیا کردن مغانین کجایان کوی دوست  
مطلوع و شمس علی کجایان کوی دوست  
و غنای حضرت کین بالا و شان کوی دوست  
کین جادو کش و دین غایب و قندیل حرم  
فریب شیطان و دین غایب و قندیل حرم  
ایستاد و نام سخن هم آتش زبان کوی دوست  
نیز و غنای سخن هم آتش زبان کوی دوست

عالم

آتش

نوشته است در کتاب آتش  
چو کلاه یاساک که گیتی قدم  
سایه عالم کج در پندوان کس دوست  
مرکز عالم ز شایده و پیمان کوی دوست  
جو دمان به پویا دوی آگاهان عالم دوست  
جو دمان کعبه یزدین آگاهان عالم دوست  
بهر و ملک به پویا کجایان کوی دوست  
خاک و قاصد جواب هر دوان کوی دوست  
کعبه یزدین به پویا کجایان کوی دوست  
او اصل بساکن شهر خوشان کوی دوست  
سیا کردن مغانین کجایان کوی دوست  
مطلوع و شمس علی کجایان کوی دوست  
و غنای حضرت کین بالا و شان کوی دوست  
کین جادو کش و دین غایب و قندیل حرم  
فریب شیطان و دین غایب و قندیل حرم  
ایستاد و نام سخن هم آتش زبان کوی دوست  
نیز و غنای سخن هم آتش زبان کوی دوست

درین اخبار المعجمه  
مطلع

آباد

نوشته است در کتاب آباد  
چو کلاه یاساک که گیتی قدم  
سایه عالم کج در پندوان کس دوست  
مرکز عالم ز شایده و پیمان کوی دوست  
جو دمان به پویا دوی آگاهان عالم دوست  
جو دمان کعبه یزدین آگاهان عالم دوست  
بهر و ملک به پویا کجایان کوی دوست  
خاک و قاصد جواب هر دوان کوی دوست  
کعبه یزدین به پویا کجایان کوی دوست  
او اصل بساکن شهر خوشان کوی دوست  
سیا کردن مغانین کجایان کوی دوست  
مطلوع و شمس علی کجایان کوی دوست  
و غنای حضرت کین بالا و شان کوی دوست  
کین جادو کش و دین غایب و قندیل حرم  
فریب شیطان و دین غایب و قندیل حرم  
ایستاد و نام سخن هم آتش زبان کوی دوست  
نیز و غنای سخن هم آتش زبان کوی دوست

سید











نام

آتش

آباد

کیا دین ایسا ملای بر بندہ پانی کا حال  
 نظر آسای دشت و دشت میں بان غار بند  
 ہی کوں ای قسم پہلائی ترسہ عید میں  
 شیشہ کی گاہ میں ہر ایک گلزار بند  
 پیرہینا سے کان اسے تیرا دماغ  
 محسوس ہر گم نہ لندھانی ہر شراب  
 کیونکہ ہر گم نہ لندھانی ہر شراب  
 ج تو ہی ہوئی یوں دھونیں دھون کا  
 باز دھلایا سیکڑ زار مار مشل آفتاب  
 آسمان سے نہیں اوس ماہ کا دستار بند  
 تیرے نام سے غلے میں پیسا پیرہی میں  
 ترسہ بار دے میں مشل سو فار بند  
 گھر ہو جاتی ہر گھار کی بھی عید میں  
 کھل گئی یاد و سیانی زم زم میں  
 کو دیا میں نے اسے نظر میں سار کی ج  
 جیسے جی جاؤ نہیں کوئی گویا جان چھوڑ کر  
 بیکس تالان کسان جانو گلستان چھوڑ کر

نورساک چا سجاو تھک چار  
 رتہ چرخ تاب سے کیا از سر بند  
 پوچھنا چلے کر کھلون تازہ و زب  
 باز دے کی سر کھڑک کر تو چرخ تاب  
 دیرین باد سے تیرا تیرا تیرا  
 مصحف اور تصدیق تیرا تیرا  
 گوشت چوراز تیرا تیرا تیرا  
 زار دین شک ہون مثل باغ جام  
 میوہ گل کی ہوا چلتی و رفتی  
 شیشے میں ناچند کھسکا چھوٹا  
 بلج جب تاب میں آئی تیرا تیرا  
 پوچھا آتش میں لیل کوار بند  
 رویت اسے ملے  
 بکراش میں مندرت ارکان آن  
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن  
 مطلع  
 ظاہر ہے میں عاشق کو ہوا ان چھوڑ کر  
 شہت چھوڑ کر بھی جاکے دھواں چھوڑ کر

غش میں بھی ہوئی دینی خرم دیریا میں  
 تھوڑی بندہ سے بھی خرم دیریا میں  
 دیکھو پو میں قیامت کی گھبراہٹ میں  
 غیرت ہنسنا جو تررات ہمیں گل بند  
 اسقدر دوسلے گدہ اپنا ہمیں گل بند  
 سلسلے عشق کا ہمیں ہوا یار بند  
 حضرت دوست میں ممکن نہیں چھوٹوئی  
 میں کی صورت ہی زندان میں ہو چھوٹوئی  
 یا تھم میں کا فذ کا یوسف کا یوسف  
 زخم بھی نہ یاد اوس قاتل کی کسک میں  
 یوں زبان میں قاتل کی کسک میں  
 سلسلہ شرم دھیا کا اسقدر یار کو  
 کھیلنے دیتا نہیں اپنی جگہ یار کو  
 دم بھگت ہے یہی میرا چھسکا کیلک  
 چم کو ہوسے تیری حسرت دیدار بند  
 لکول دمی کے نقاب چہرہ شفاف  
 سادہ آئینہ زو شون سے کیا از سر بند  
 ہستی ادے کا تھکی آیا کوئی غیر  
 ایکدم ہون کے نہ ایسا دیدہ و خبار بند

مکہ ص ۱۱۱

روح

کعبہ

چاہیے

چلیس دشت من بار یک پونا دی که  
 من قاتل کون این کار بیان چهور که  
 وصل جانان من نظر یار شمعان  
 سبز گویا چون خضر خسار جان چهور  
 کاوش غم دور پو میر دل دیوان  
 خار جان من کوئی صحرای کادمان  
 روح دیلی کا جنت ریختی کادمان  
 بوسه می کب عود کوی گلستان  
 وصل جانان کی قسمت گلستان چهور  
 جان سعاد دلد از جسم من بهمن  
 چون من غل رسد کوی گلستان چهور  
 عمل قیامت کو پو پشاهی بدخشان  
 کو قیامت کو پو پشاهی بدخشان چهور  
 به خاک کی پست دشت من دیون چهور  
 بهی تو پست دشت من دیون چهور  
 من تو غایت من تر میدان چهور  
 من تو غایت من تر میدان چهور  
 حور سانی مرا کون کوی بدخشان  
 دامن سانی مرا کون کوی بدخشان چهور  
 هوا ای دامن سانی مرا کون کوی بدخشان  
 کب ده انسان ای دامن سانی مرا کون کوی بدخشان

سایه

آتش  
 کعبه سان جاوید جاوید  
 بیان قدم کعبه سان جاوید  
 کعبه سان جاوید جاوید  
 بوز غافل کعبه سان جاوید  
 مصحف کعبه سان جاوید  
 منهد کعبه سان جاوید  
 مشد کعبه سان جاوید  
 صاحب کعبه سان جاوید  
 نیک کعبه سان جاوید  
 داخل کعبه سان جاوید  
 وقت کعبه سان جاوید  
 خوش کعبه سان جاوید  
 مانند کعبه سان جاوید  
 کعبه سان جاوید  
 کاروان کعبه سان جاوید  
 کعبه سان جاوید  
 شاد کعبه سان جاوید  
 ز کعبه سان جاوید  
 باغ کعبه سان جاوید  
 گل کعبه سان جاوید

ای

آباد  
 نکست گل سربون جم انسان چهور  
 آدمی هون شش جانی کرب گلستان چهور  
 و یخون کیون گل کرب گلستان چهور  
 سلطنت کرب من گلستان چهور  
 خاک پشته کرب من گلستان چهور  
 اس خزان کرب من گلستان چهور  
 دهر کرب من گلستان چهور  
 جم کرب من گلستان چهور  
 میر کرب من گلستان چهور  
 بجال کرب من گلستان چهور  
 زلف کرب من گلستان چهور  
 لاله کرب من گلستان چهور  
 هون کرب من گلستان چهور  
 جمال کرب من گلستان چهور  
 دن کرب من گلستان چهور  
 گل کرب من گلستان چهور  
 گل کرب من گلستان چهور  
 گل کرب من گلستان چهور  
 گل کرب من گلستان چهور

آتش













تاج

تاجی چون تو فانی تو شمع کا فانی  
گین کیونکر پیرا داسے نازن تیری  
تجربہ ہے ہوا یہ حال میری تیری  
کہ گندہ صفت سلطنت کی تیری  
کسی کا وہ ہوتا ہے کسی کو بزم  
کہ جامہ و گل بن خندان  
اگر ہو تاجی اگر داند بھی  
فلک بجلی اگر دیا تاجی  
بزم مضاعف مہمن از بزم  
محدوف ارکان آن

مفعیل فاعلن  
گفتا ہوں سر کو جو جہ میں ناکام دوش پر  
دکھتا ہے جسے تنہا علی اندام دوش پر  
جانی کی آستین نہیں کی نازین تری  
ماشتن کے مرنے کی گویا دوش پر  
تو وہ حسین کے غول کی گویا دوش پر  
گودی میں چین کی گویا دوش پر  
ای سیکھو نہ زنا کہست ہو نہ آرام دوش پر  
ناتج رکھ کے مثل بیو جام دوش پر

پاس

آتش

تیرے نازک سبک تن فانی کی  
پیرا داسے نازن تیری  
تجربہ ہے ہوا یہ حال میری تیری  
کہ گندہ صفت سلطنت کی تیری  
کسی کا وہ ہوتا ہے کسی کو بزم  
کہ جامہ و گل بن خندان  
اگر ہو تاجی اگر داند بھی  
فلک بجلی اگر دیا تاجی  
بزم مضاعف مہمن از بزم  
محدوف ارکان آن

مطلع

دیکھی تھی صبح زلف سپہ کام دوش پر  
نظارہ کرتے کرتے بھٹی شام دوش پر  
طفلی سے ہون و دھار شیب و زور دوش پر  
راست نہ گودین تھی تو آرام دوش پر  
مجھ سخت جان کا سا پہ چو سیلاب پہ  
لا دیا پھوسے چو تھپے طفل کو زار دوش پر  
نا دانی کا سبب ہے چو تھپے طفل کو زار دوش پر  
رہنے نہ دیتی اگر دوش کا سبب ہے چو تھپے طفل کو زار دوش پر  
زورن سیاہ بار کرکے دام دوش پر  
سیاہ کامرے پر لاجی دام دوش پر

بالا

آباد

نیا تھیک عریانی کا خلعت ایک بھر  
فقط یہ قطب جامہ ہو گیا ای گل مرست  
اگر بعد از فانی کی رہے سوز و جزا جان  
کہ کٹر سیرہ خاکستر ہوا ہے جل کے مدفن پر  
ہم ایسے ای پیری ایسے ہیں نام توانی میں  
تس کیسوں کا بھی سایہ گردن کی ایسی لڑن پر  
چمکے میں کی زبان کے کی کبیر کا عالم  
شرف اور سکا طمانی رنگ لہجہ کا گزند  
بدون سے بھی چین منظور ای آباد نی ہے  
نگاہ دوستی پر تھی سہانی روی دشمن پر  
بجری نہیں کی زلف سپہ کام دوش پر  
صیاد دل کے قید کو ہی دام دوش پر  
میرا بجا نہ ہوں چین کے لے لے دین بھی  
ای باغبان چین میں نہ پھولا ساون میں  
رکھنے جو ہاتھ وہ دست گلہ کام دوش پر  
غلط میں سمجھوں بت جہاں عادیں دوش پر  
داعظہ نہ رکھوں جلد احرار دوش پر  
سرگشتی نصیب نہیں طفلی سے لکھی تھی  
پھر نہ تھی تیری بے گود شام دوش پر

تیا

















نہ

کیمیای حبیب یک رنگ ہو کر غماض از تن رنگ کا  
گودی گودی آئینان پر رنق و رنگ  
قدرت حق سے ہا توام گل از رنگ و شمع  
شکلہ رخساران سنگین دل عقابہ کلوش  
بعد مدون بھی ہمارے سینہ پر پریشانی  
خوش و غصہ ہونی پر نور الہی ہا ہصر  
روشنی میں عقابا بریں ہا ز سندان شمع  
گیسو بترند و خط میزدوی آتشین  
ہا شب تاریک اور فالو میں تاریک و شمع  
یار میر سنگدل ہا اور میں ہون م دل  
دیکھ کے حسرت کہ دینے عا ہونہ بطن شک  
خاک پر جا کر اندھیری قبر دینے بطن شک  
بیش تبسم کہ بجا ہے دینے بطن شک  
ساز سان جانتا ہوں سو ز عشق سے بطن شک  
ایک ہی میری وفاداری کا آئینہ شمع  
یونہی میں ہا وفاداری کا آئینہ شمع  
شاعر و کیا نسبت کا رنگ سے جانی شمع  
عاشق ہا میرم نے میں نے شمع شمع  
ہو بار شان میں وہ شمع شمع شمع  
شمع

نامح  
 سنا صبح بگو و جواب سر صبح  
 رات گشتا ہوں تو نہی نہ ننگ و شمع  
 کوشت و چشم اپنے لکلا سب چہ پیش علی و ان  
 جس بکان میں ہو تو سدا رخ ابرو حسن و ان  
 ہو یقین تجا میں نہ ادا و ان سدا و ان حسن و ان  
 جب تک کہ حسن مشوقوں پہ ناش و ان حسن و ان  
 گوشت و دل پہ بھی صنگ کہ و دشمن حسن و ان  
 چوں و دشمن نہ تیرا ایسا نہ تھا تو حسن و ان  
 غدا تو سخن ہوں نہ تو کہ و دشمن حسن و ان  
 و دشمن ایسی ہے دوستی و دشمن حسن و ان  
 ہو گیا مجھ کو یقین ہے دوستی و دشمن حسن و ان  
 یوں جو دشمن طبع بغض اپنے جو حسن و ان  
 چور کو جس طرح ہوتا نظر دشمن چہ کار و ان  
 و دشمن ایسا اس کی عافیت و دشمن حسن و ان  
 تیرا ہمارا نظر میں علی عافیت و دشمن حسن و ان  
 میں جو عکس ہے منکس بہرہ و دشمن حسن و ان  
 آتش یا قوت ہے ہوتا نہیں بہرہ و دشمن حسن و ان  
 نامکے یا جو ان نہ خمد دل سوزان حسن و ان  
 بن گیا شہ تفتیل چہ سوزن چہ حسن و ان  
 کہ دون









نام

یاد آئی ہی سکود گئی ہی نہ  
 نام شک و خن ہمارے گریبان کا رنگ  
 نام سے میرے سہلہ اندہ کی رن  
 جو سناہ بین او کا بھی خون حرمین  
 مقام عشق یہ ہے کعبہ کا مقام بین  
 نگار تیر زبان ہوں بس ان زبان  
 دہان زخم سزاوار الہام بین  
 جو جگہ یار سے ارا تو فر کو گم بین  
 عزیز و اس کے سوا اور انتقام بین  
 نہیں جہان میں کوئی منکر نام ایسا  
 کہ شیخ شہر کا جو میں ہی امام بین  
 عودیت حسن بین کیونکہ جو جگہ  
 تو قاتل فلک ہے جو نام بین  
 نہیں حلال کوئی ہے جو نام بین  
 اسی طرح جو تو یہ بیان نہ بین  
 تمام صفو کا ہے ایک ہی صفو  
 سر کتب کا ہے اک ورق نام بین  
 نہ خود تازہ زبان سے مراد بین  
 یہ وہ تازہ ہے جس کا بھی سلام بین

نام

五

آتش  
 رفیق حال بسا وقتی که کوی  
 شریک جنگ بین سبب نجات  
 یوزده حسن بکهور گلخان  
 حلال حال چه بدولت که بی  
 کدو شاه برین خاک که بی  
 آمدن ساعدی قدر کند نام  
 دیار خاک بین کس جوان  
 خدا کار چه است ترا خیم  
 جاده چه دست ما دره حسن  
 بناسه کس که بی نام  
 فطرت را که بی نام  
 طالب جلال که بی نام  
 بتو که بی نام  
 خدا شریف که بی نام  
 باند دولت که بی نام  
 نسیم که بی نام  
 باند پوز که بی نام  
 نشان که بی نام  
 و شد که بی نام  
 چهل بیان که بی نام

ایک

نصیب پر یوں گرفتار یافتہ قیامت سے  
 لکھا جو شوق میں خط و پیغام نہ دے  
 کسی طاق میں حقیقت کہیں نام نہیں  
 وہ کوئی دل ہے کہ خود یہ دوست ہے  
 مرض عشق کو از دم ہے شربت دیدار  
 چشموں اور دوا سے کچھ اس کو کام نہیں  
 تمھاری یاد کبھی محوئے زمین دل سے  
 حقیقت ہے کہ بان تک تمھارا نام نہیں  
 شکارِ دل و جان کی سبھی کیا صیاد  
 نہ بان جمع سے ہم وہ اسیر دام نہیں  
 یہ نام و نسب کا دل کا بیان پر خون کی  
 ویاں شوق شہادت کا بیان مقام نہیں  
 کھدا ہوا ہے سرگرم ہر ایک گام نہیں  
 کی اس نیکینہ پر نقش الفت کا  
 نہ کیوں میں ناز و محبت تمھارا نام نہیں  
 کلام حق سے جدا و غایب کیون آباد  
 یاد دہانی







نات

نوده صیاد بی و در بار یک تخلص لکون  
 طائرین کو آرد کیا گرسنه بین  
 انتقام اسلاکین نه فلک قوتابون  
 تیز دیوان بگو و ده شاوکیان بین  
 عک و آن را ایدر او کیا گرسنه بین  
 سواست گزراست مین در راه نین  
 ده کون جلهب جهان چاه زبرگاه نین  
 مین گو کرسنه ظاهر مین نین  
 هزار شکو که باطن مرا سیاه نین  
 پونی بر شکو جس سیاه نین  
 شکسته دل جو هوادست لب سیاه نین  
 جگر کون غمین به لطف گرسنه نین  
 جهان مین کون بده باغ جبین جاده نین  
 همیشه کام مین غمرون که بین سواست نین  
 بهاکو ایست سینه فک و ده جاده نین  
 جیش و چاره کو چله دل جگر مین نین  
 جیش و کشته کا کونی بھی و اخوان نین  
 سفیدی کفن مرده سیر و آن حساب  
 شب خدیجی مرده و زسته سیاه نین

جاده

آتش

کار عاشق و خدین کیم و کیم دوست  
 ناز از ناز و اوجا و کیا گرسنه بین  
 آتشین نالون کی لاشه ازین بین  
 نغمه زبونی نواز و کیا گرسنه بین  
 سینه بین شوق شاد و کیا گرسنه بین  
 یاد آتش بجایه بلا و کیا گرسنه بین  
 نوب کبود لابل جان آتش نین  
 ده دشت آتش نین آتش نین  
 بیان شام و نین آتش نین  
 بیان شام و نین آتش نین  
 طاش شام و نین آتش نین  
 و ده آتش نین آتش نین  
 ناز آتش نین آتش نین  
 صدایه و نین آتش نین  
 نعل و نین آتش نین  
 خیال و نین آتش نین  
 نهار و نین آتش نین  
 چمن و نین آتش نین  
 نیاک و نین آتش نین  
 ده و نین آتش نین

تبون

آباد

خون کوفته کونی عشق مین همایون  
 دسم منت جلا و کیا گرسنه بین  
 یزدین گلا کشته کونی گرسنه بین  
 هم و خنر فولا و کیا گرسنه بین  
 سنگ حارسا نین و کیا گرسنه بین  
 ایک دهم مین و کیا گرسنه بین  
 دل آباد کور و کیا گرسنه بین  
 کسان تو مین و کیا گرسنه بین  
 ده کون و کیا گرسنه بین  
 پی و کیا گرسنه بین  
 کسی کی شک و کیا گرسنه بین  
 نظر مین و کیا گرسنه بین  
 رنگ و کیا گرسنه بین  
 کون و کیا گرسنه بین  
 ده کون و کیا گرسنه بین  
 کین و کیا گرسنه بین  
 بر ایک و کیا گرسنه بین  
 ده کون و کیا گرسنه بین

فقط







غلام اپنی فراوانی کے لیے  
 دریائے موم تن نظر آیا حجاب میں  
 آئی قیامت آنی لگا یا حجاب میں  
 ہے اتصال وہ میں اور آفتاب میں  
 غفلت کا اپنا طالب ویدار آب میں  
 میرا ہی چہرہ ہے جو نہان ہے نقاب میں  
 دیکھیں غبات الٰہی زمین سے بے بین  
 ہے عناق آسمان کا آسمان کا  
 ہے ہی میں آفتاب کا نقشہ حجاب میں  
 تصویر کس کی ہے ذوق کی پوچھے  
 عاشق نہیں کو کون در آفتاب میں  
 عالم ہے غرق ایک ہی موتی کی بار کا  
 ساغر میں غرق ایک ہی موتی کی بار کا  
 موتی جو کس کے ہے غرق ملکوت میں  
 ہوتا ہے روزِ محشر کی آفتاب میں  
 تیار قطع غار میں لگا ہوا حجاب میں  
 آرام کی مین ہے جو ہے خدا سے مخفی  
 دیکھو ہے غرق غار میں لگا ہوا حجاب میں  
 بیداروں جو ہیں غرق غار میں لگا ہوا حجاب میں  
 یوسف ہوا اشارہ نکلا مسجد خواب میں  
 غفلت

[illegible][illegible]









شاه

آتش

ایام

کز عداوتش که در داغ ازده کو جان  
 بود از دهنش که در داغ ازده کو جان  
 روال لب و دیر باطل و یک بیان  
 بی بی اتحاد عاشق و مستور  
 زین که کو سوسه داد و مستور  
 بیک که آتین زخار دهن و دندان  
 تصور هم گاشتن بین جو یا کو و خندان  
 بجای که در داغ است ایستاد و خندان  
 که نهان در دهنش بود و یک بیان  
 بین دهن که بود و یک بیان  
 رسته نو که بود و یک بیان  
 بکمال کاروان خدای که بود و یک بیان  
 بر اول یا بری سمت که بود و یک بیان  
 خن کفک و رنگ که بود و یک بیان  
 پر زب رنگ که بود و یک بیان  
 داغ خون که بود و یک بیان  
 حوت و استه پنول که بود و یک بیان

آتش  
 کز عداوتش که در داغ ازده کو جان  
 بود از دهنش که در داغ ازده کو جان  
 روال لب و دیر باطل و یک بیان  
 بی بی اتحاد عاشق و مستور  
 زین که کو سوسه داد و مستور  
 بیک که آتین زخار دهن و دندان  
 تصور هم گاشتن بین جو یا کو و خندان  
 بجای که در داغ است ایستاد و خندان  
 که نهان در دهنش بود و یک بیان  
 بین دهن که بود و یک بیان  
 رسته نو که بود و یک بیان  
 بکمال کاروان خدای که بود و یک بیان  
 بر اول یا بری سمت که بود و یک بیان  
 خن کفک و رنگ که بود و یک بیان  
 پر زب رنگ که بود و یک بیان  
 داغ خون که بود و یک بیان  
 حوت و استه پنول که بود و یک بیان

ایام  
 کز عداوتش که در داغ ازده کو جان  
 بود از دهنش که در داغ ازده کو جان  
 روال لب و دیر باطل و یک بیان  
 بی بی اتحاد عاشق و مستور  
 زین که کو سوسه داد و مستور  
 بیک که آتین زخار دهن و دندان  
 تصور هم گاشتن بین جو یا کو و خندان  
 بجای که در داغ است ایستاد و خندان  
 که نهان در دهنش بود و یک بیان  
 بین دهن که بود و یک بیان  
 رسته نو که بود و یک بیان  
 بکمال کاروان خدای که بود و یک بیان  
 بر اول یا بری سمت که بود و یک بیان  
 خن کفک و رنگ که بود و یک بیان  
 پر زب رنگ که بود و یک بیان  
 داغ خون که بود و یک بیان  
 حوت و استه پنول که بود و یک بیان



نسخ

دین گویند و ساقه تباری خیال  
 دیکھا گویا کوئی رشتا و غار  
 آغوش می ندوہ چشمت غار  
 اور ان کی رنگین بویں انتظار  
 رنگین غزل الی اور لکھون میں بہار  
 گل کر ہوا ہون حسرت دندان ببار  
 ہون دین روزن گم آید ازین  
 بیاں دل زین غزل میں ببار  
 شمع بیاں غزل میں ببار  
 دیوان میں ببار  
 گل گزشتہ ببار  
 شمع ببار  
 ماندہ ببار  
 پرواز ببار  
 لالہ انداز ببار  
 دل جان نہ دین ببار  
 شمع ببار  
 آواز ببار  
 خون کا زخم ببار  
 کھایا

نسخ

دین گویند و ساقه تباری خیال  
 دیکھا گویا کوئی رشتا و غار  
 آغوش می ندوہ چشمت غار  
 اور ان کی رنگین بویں انتظار  
 رنگین غزل الی اور لکھون میں بہار  
 گل کر ہوا ہون حسرت دندان ببار  
 ہون دین روزن گم آید ازین  
 بیاں دل زین غزل میں ببار  
 شمع بیاں غزل میں ببار  
 دیوان میں ببار  
 گل گزشتہ ببار  
 شمع ببار  
 ماندہ ببار  
 پرواز ببار  
 لالہ انداز ببار  
 دل جان نہ دین ببار  
 شمع ببار  
 آواز ببار  
 خون کا زخم ببار  
 کھایا

آباد

دین گویند و ساقه تباری خیال  
 دیکھا گویا کوئی رشتا و غار  
 آغوش می ندوہ چشمت غار  
 اور ان کی رنگین بویں انتظار  
 رنگین غزل الی اور لکھون میں بہار  
 گل کر ہوا ہون حسرت دندان ببار  
 ہون دین روزن گم آید ازین  
 بیاں دل زین غزل میں ببار  
 شمع بیاں غزل میں ببار  
 دیوان میں ببار  
 گل گزشتہ ببار  
 شمع ببار  
 ماندہ ببار  
 پرواز ببار  
 لالہ انداز ببار  
 دل جان نہ دین ببار  
 شمع ببار  
 آواز ببار  
 خون کا زخم ببار  
 کھایا

نسخ





三

کو کنا ہو مقام غزالان کی گریہ میں  
 آوارہ شکر دہون مراد لکڑی میں  
 سوچی عنان مبرک لکڑی میں  
 کیا خوش ہوں وصل شاد نیا یاد میں  
 ہے خاک گرد واد کی صورت کنار میں  
 ڈور سے بہن میں نشہ چشمان میں  
 ہو اس سے جوئے دمع شکار میں  
 رو یا لکڑی کے میں لو لگا کہ منہ میں  
 لکڑی اب برق ہے ترے منہ میں  
 دنیا کی جن سب سے ڈالی ہے کیسی  
 جو بان کی سب سے ڈالی ہے کیسی  
 جس سے یہ وہ سوار ہو یا شکر میں  
 شیریں ادایان میں یہ شکر میں  
 گریہ تین تار کی کہ لب شکر میں  
 کرتا ہوں آہ کہ من شب کی طرح  
 بے لطف وہ مرغ ہے خوش میں  
 روز ازل سے بلادی گل اور خار میں  
 اس سے وہ کلا دست خالی شکر میں  
 یا آگ لکڑی ہے یہ بزرگ چادر میں  
 بے یار

۱۲۰

۱۰۰

[illegible]

五

که از طاعت بنینم عشق بر شوق برآید  
نشان خاک که در دل کویین رود و دل که  
اندر کویین عشق کاهنین برآید  
فک و آفتاب من از راه برآید  
جو قال رحم من از راه برآید  
خی صورت کی بونی در عدالت برآید  
سویا حساب کی بر آید  
نقد کی بد دولت برآید  
چار طرک بر آید  
بنین بر آید  
دی نظرون بر آید  
پیش شوق بر آید  
گره بر آید  
علی بر آید  
سودا بر آید  
دین بر آید  
بویان بر آید  
نشان

میں























شعر

شعر

درفت کجی کی لگا لگا دیوان ہن  
 جس مر زمین کجی ہن دیوان آسمان ہن  
 دو روز ایک دفعہ پر رنگ جہان ہن  
 وہ کونہ چمن کی کہ جو خزان ہن  
 ہر گاہ ہے اس چمن کی گزبان ہن  
 سر و چمن سے کون تو م دووان ہن  
 دو چمن سے کون تو م دووان ہن  
 یان اعتماد دوست ہو یا تو کجی ہن  
 عزت کی جاہ لاطن کی طفل ہن  
 پیری سن بھی خیال اصل کیا ہن  
 قیاس شب وصال بزم تو رہا ہن  
 نالان ہن مہر سے غم من ہو یا ہن  
 زقا زمار تری یہ ملک جانی ہن  
 گویا تری کہ من قلم استخوان ہن  
 آٹھون کاغذ کو نہیں تری گویا ہن  
 حاصل چین کی گویا تری گویا ہن  
 بولاجو کسے ل سے بولاجو ہن  
 کسے کون آتش گل کا دھواں ہن  
 خود رو ہن کسے گل کا دھواں ہن  
 ہے کون بل تری گویا تری گویا ہن

ماصل

کرماد  
 دینک لطف و دینک غبار ز باد ہن  
 خواب کجی لطف و دینک غبار ہن  
 سر و چمن سے کون تو م دووان ہن  
 دو چمن سے کون تو م دووان ہن  
 یان اعتماد دوست ہو یا تو کجی ہن  
 عزت کی جاہ لاطن کی طفل ہن  
 پیری سن بھی خیال اصل کیا ہن  
 قیاس شب وصال بزم تو رہا ہن  
 نالان ہن مہر سے غم من ہو یا ہن  
 زقا زمار تری یہ ملک جانی ہن  
 گویا تری کہ من قلم استخوان ہن  
 آٹھون کاغذ کو نہیں تری گویا ہن  
 حاصل چین کی گویا تری گویا ہن  
 بولاجو کسے ل سے بولاجو ہن  
 کسے کون آتش گل کا دھواں ہن  
 خود رو ہن کسے گل کا دھواں ہن  
 ہے کون بل تری گویا تری گویا ہن

دوچار





دوست تو کہی ایمان کا وہ دان نہیں  
 منعم کے شکر میں بھی بلا میں بھی نہیں  
 تہنہ ادا نہت دینا زبان نہیں  
 قریب تنہا ابرو قابل ہے دم کے ساتھ  
 گویا دہان زخم ہے میرا دان نہیں  
 پڑھ رہا ایک دو شگفتہ ہے دان نہیں  
 باغ خان میں فصل بہارہ خزان نہیں  
 سانی لگا کر کہ دم سے گھٹنے خم شراب  
 دیہات سے کی گئی ہے میری زبان نہیں  
 خوش زبان ہا نہیں رہی میں امر رقی  
 زنگ بہارہ زرد ہوا ترے دان نہیں  
 میں تھان میں غم گل زعفران نہیں  
 جیسے دم پہ آس کس دان رہے ما  
 انکلا کہ میں آج کوئی استخوان نہیں  
 دھوکا نہ کھا تو تو دھوکہ تو دیکھو  
 کہ ہے سے فردوس کی تاجہ زبان نہیں  
 کہ دولت و اودا  
 نئی و گہرا ہی ای بند رخسار  
 آئینہ کی چشمہ لہو ان دن شگفتہ ہو









نایاب

ترجمہ

بخت و بختا ہوا کہ خان بکواسے تانے  
 دیدل جب کہین از ایک خوب ہی زنی کو  
 مرادصال کا کیا کہنہ ان بار انو  
 بیشین و نشکیم قدر کفر رتو  
 نہ دوسے تان کوئی عاشق یہ کہے اسکا  
 کہ شمع ہی مری غل میں اسکا ہے اسکا  
 جو کی آئی تو تین خوش ہو کہ موت کی  
 کی کو یاد کا بھی اتنا انتظار نہو  
 دقت ہے سبب تو غاب و بے شریک  
 مین ہے سرودہ خوش فتنہ کی سرودہ  
 وہ ہون میں ہو نہ فتنہ کہ سرودہ  
 بے افتار کھی گور بکلت رے بار  
 نہ اسے کچھ نہیں ہی بکواسے تانے  
 اگر سر حال میں ہی بکواسے تانے  
 رنگ حال کوئی اخشت کو ہے یاد نہو  
 جو اس حسن بیان سے دل شگفتہ ترا  
 گی ہے جس کو خزان ہو تو کچھ بہار نہو  
 جب مین کی زمانہ سے رسم سرگرمی  
 نہ سننے کی ہوا جو مین ہی شرار ہوتا  
 رنگ کی ہوا جو مین ہی شرار ہوتا  
 بے رنگ کی ہوا جو مین ہی شرار ہوتا  
 رنگ کی ہوا جو مین ہی شرار ہوتا

رہا

بخت و بختا ہوا کہ خان بکواسے تانے  
 دیدل جب کہین از ایک خوب ہی زنی کو  
 مرادصال کا کیا کہنہ ان بار انو  
 بیشین و نشکیم قدر کفر رتو  
 نہ دوسے تان کوئی عاشق یہ کہے اسکا  
 کہ شمع ہی مری غل میں اسکا ہے اسکا  
 جو کی آئی تو تین خوش ہو کہ موت کی  
 کی کو یاد کا بھی اتنا انتظار نہو  
 دقت ہے سبب تو غاب و بے شریک  
 مین ہے سرودہ خوش فتنہ کی سرودہ  
 وہ ہون میں ہو نہ فتنہ کہ سرودہ  
 بے افتار کھی گور بکلت رے بار  
 نہ اسے کچھ نہیں ہی بکواسے تانے  
 اگر سر حال میں ہی بکواسے تانے  
 رنگ حال کوئی اخشت کو ہے یاد نہو  
 جو اس حسن بیان سے دل شگفتہ ترا  
 گی ہے جس کو خزان ہو تو کچھ بہار نہو  
 جب مین کی زمانہ سے رسم سرگرمی  
 نہ سننے کی ہوا جو مین ہی شرار ہوتا  
 رنگ کی ہوا جو مین ہی شرار ہوتا  
 بے رنگ کی ہوا جو مین ہی شرار ہوتا  
 رنگ کی ہوا جو مین ہی شرار ہوتا

کمال

ایمان

بخت و بختا ہوا کہ خان بکواسے تانے  
 دیدل جب کہین از ایک خوب ہی زنی کو  
 مرادصال کا کیا کہنہ ان بار انو  
 بیشین و نشکیم قدر کفر رتو  
 نہ دوسے تان کوئی عاشق یہ کہے اسکا  
 کہ شمع ہی مری غل میں اسکا ہے اسکا  
 جو کی آئی تو تین خوش ہو کہ موت کی  
 کی کو یاد کا بھی اتنا انتظار نہو  
 دقت ہے سبب تو غاب و بے شریک  
 مین ہے سرودہ خوش فتنہ کی سرودہ  
 وہ ہون میں ہو نہ فتنہ کہ سرودہ  
 بے افتار کھی گور بکلت رے بار  
 نہ اسے کچھ نہیں ہی بکواسے تانے  
 اگر سر حال میں ہی بکواسے تانے  
 رنگ حال کوئی اخشت کو ہے یاد نہو  
 جو اس حسن بیان سے دل شگفتہ ترا  
 گی ہے جس کو خزان ہو تو کچھ بہار نہو  
 جب مین کی زمانہ سے رسم سرگرمی  
 نہ سننے کی ہوا جو مین ہی شرار ہوتا  
 رنگ کی ہوا جو مین ہی شرار ہوتا  
 بے رنگ کی ہوا جو مین ہی شرار ہوتا  
 رنگ کی ہوا جو مین ہی شرار ہوتا

زبان







پیش

بس دلا بستی کیو کا گرفتار تو  
پہرستی میں تو ہے اور گرفتار تو  
راہِ داخل جو تھکائیں ہم کو کی بستر  
شورِ عشرت ہو اگر گنہگار تو  
پاسِ خوابیدہ عمار کی بستر  
پس کجا ہوں بستی کی عید ارٹو  
تری دیو ادا کار و دن جو بین ہو تابتہ  
خودِ خدائی جو ہو منظور ہے ادا کار  
نہی گورین کا شاس کھنڈا ہوں میں  
گھنڈا روئی غمِ زفت سے کوئی زار تو  
سچا خاک سے پیدا کیوں توں میں  
تیرے سوا خدا نہیں کہ موت متناہو  
ہے جو وصف لبِ شہین میں کھلکھل حال  
نیکو بھی کھی اس طرح شکر بار تو

چھوڑ دے

بہن اکھنڈ کو تھکائیں ہم کو کی بستر  
راہِ داخل جو تھکائیں ہم کو کی بستر  
شورِ عشرت ہو اگر گنہگار تو  
پاسِ خوابیدہ عمار کی بستر  
پس کجا ہوں بستی کی عید ارٹو  
تری دیو ادا کار و دن جو بین ہو تابتہ  
خودِ خدائی جو ہو منظور ہے ادا کار  
نہی گورین کا شاس کھنڈا ہوں میں  
گھنڈا روئی غمِ زفت سے کوئی زار تو  
سچا خاک سے پیدا کیوں توں میں  
تیرے سوا خدا نہیں کہ موت متناہو  
ہے جو وصف لبِ شہین میں کھلکھل حال  
نیکو بھی کھی اس طرح شکر بار تو

پیش

بہن اکھنڈ کو تھکائیں ہم کو کی بستر  
راہِ داخل جو تھکائیں ہم کو کی بستر  
شورِ عشرت ہو اگر گنہگار تو  
پاسِ خوابیدہ عمار کی بستر  
پس کجا ہوں بستی کی عید ارٹو  
تری دیو ادا کار و دن جو بین ہو تابتہ  
خودِ خدائی جو ہو منظور ہے ادا کار  
نہی گورین کا شاس کھنڈا ہوں میں  
گھنڈا روئی غمِ زفت سے کوئی زار تو  
سچا خاک سے پیدا کیوں توں میں  
تیرے سوا خدا نہیں کہ موت متناہو  
ہے جو وصف لبِ شہین میں کھلکھل حال  
نیکو بھی کھی اس طرح شکر بار تو

مدان













三

[illegible]





ن

ت

شانه زینب ستم و دتا زینت یار کو  
 دشمن جان جهان زینت بین دشمن یار کو  
 یون نزلت سے گران و سر پریش یار کو  
 جسطح تورات بھاری مردم یار کو  
 خاکساران جهان کا ادب یار کو  
 پادشاهان رکھتا ہوں چاکر سیاہ و دور کو  
 دلین این بود تو خوار و دور کو  
 مودود دیکھ تو کجا جاہ کی تو دشمن کو  
 پرتو کی زخم تیرے یون کے یار کو  
 کے مقتضائیں سنگ آستان یار کو  
 دردم واصل قلم کا کیا آستان یار کو  
 پوچھا کی کوئی کب زینت یار کو  
 سنا کہ ہم نے دیکھا میں جواب نہیں  
 بیکس میں غنیمت دیکھا میں جواب نہیں  
 بال زلفوں کے دیسے کون سے خوار کو  
 پایت کی بانی میں سمجھا زلف و دور کو  
 پھر خزان میں تو نے تین دن خود کو  
 تیرے رطین شعل کی بلیں سخت کو  
 ریت اعلیٰ میں عالم تو کی بلیں سخت کو  
 پادشاه کا دشمن میں خام دیوار کو

بے

درد دل سے پرمانی لاغری کا سنگ  
 سارا خون کز باطن سے نکل کا نشان  
 چار چرخ میں سر کھیل رہا کو  
 کھائی سیاہ و کھینکے سے بے بار کو  
 خواہ میں بھی دیدہ بیدار کو  
 تیرے سب ارے کا انصاف سے خوار کو  
 ملحق اپنی بنیم کا انصاف سے خوار کو  
 شمع روشن کی تو تیرا رخسار کو  
 چمنوں کو جان سے استغنین میں کو  
 وینوں کو بالائیل میں استغنین میں کو  
 گن کو بالائیل میں استغنین میں کو  
 شمع نے پائی آتش کا سار کو  
 خصل کو آتش تو زاریت سدا کو  
 دوست کو تو میں جواب نہیں کو  
 قول کو زینت یار کو  
 ملن میں میں جواب نہیں کو  
 جنتی میں میں جواب نہیں کو  
 روز پانچا دیکھ میں جواب نہیں کو  
 جس شہنا بیا میں جواب نہیں کو  
 خوش میں میں جواب نہیں کو  
 خون کو بیل کے کا قلعہ گلزار کو

ابودون

ا

بانا کون زینت کا آسرا دیدار کو  
 اری عاز گلزار و گلزار دیدار کو  
 ہر جی جانے جو دیکھ شہر افسار کو  
 چم زینت سے لاکھ بے رخسار کو  
 جو نیک بینی کے یہ بے رخسار کو  
 مرگے ہون دیکھ میں جواب نہیں کو  
 تیرے آفتاب میں جواب نہیں کو  
 شمع تو ابو کلام کا فود ویندار کو  
 دیکھ میں جواب نہیں کو  
 سہا دیکھ میں جواب نہیں کو  
 عم قیوان سے غافل کو  
 نقد دل میں دیکھا میں جواب نہیں کو  
 یک شمس دل کی بات زینت کو  
 پھولتے گل میں دیکھا میں جواب نہیں کو  
 اری بڑی میں دیکھا میں جواب نہیں کو  
 شمع تو ابو کلام کا فود ویندار کو  
 دیکھ میں جواب نہیں کو  
 سہا دیکھ میں جواب نہیں کو  
 عم قیوان سے غافل کو  
 نقد دل میں دیکھا میں جواب نہیں کو  
 یک شمس دل کی بات زینت کو  
 پھولتے گل میں دیکھا میں جواب نہیں کو  
 اری بڑی میں دیکھا میں جواب نہیں کو

چشم





کون و گشت کا عارف کہ استقبال  
 آید بیکر و کس گلشن سے طبع بازار کو  
 بنانہ نہیں محنت نمودن سے جو گلشن  
 چپ و درنی کا پانی ہو تو ایذا فلاح  
 زنگ کا قفسہ دریا پیکل میں اگر تو را کو  
 حق کرنا ہے غلے ترایہ اندازن کو  
 بجزہ کسے سنگ تراش اندازن کو  
 غم نہیں تو بد زبان باریت دار کو  
 یک دلا شکر دوسے روزن کا نظر گاہ  
 کجا وقت سے بتوں کا قفسہ اموی سے یاد  
 سوار یکسین کا پس طالب دیدار کو  
 اس قدم میں یاد کرنا خون صورت پر  
 بین و غوریزون کہیم و شاد بے بین ہم  
 رات دن بننے کی دعا کی بے سوزان کو  
 ساتے فانی کے او قاف سے گم نام  
 روز بجاتے ہیں لکھ لکھ کر و کاشان کو  
 چاہے قند دل عشاق رکھتے بار کو  
 ہے بی اگر بوخراند سے غبت مار کو

مترش

دل کو بھڑاتا ہے قاتل اشرار  
 نقص سل کا دھماکا کرتی ہے وہ بار کو  
 کیا پورا دم و کس کر کہ نہیں بار کو  
 جب جہیز ہو تو آتی دیکھو ابودندار کو  
 جسے غم دیکھا جو کھو و ابودندار کو  
 راستی سے خبر کو زبیدہ حسنہ کو  
 علی کے کھلا دے جلاندار موقوف کو  
 اپنے کے رون میں میں مذکور باریک کو  
 طاق ابودین یہ قفسہ میں باریک کو  
 جنت لاسے میں سمجھ میں باریک کو  
 غمیت غلاب آتے ہیں غمیت باریک کو  
 سبب ازاد آتش میں غمیت باریک کو  
 وقت تک شریک میں غمیت باریک کو  
 زشت از سوسن غمیت باریک کو  
 مال سے روزن غمیت باریک کو  
 جہیز باریک غمیت باریک کو  
 جہیز باریک غمیت باریک کو  
 جہیز باریک غمیت باریک کو  
 جہیز باریک غمیت باریک کو

امداد

ی اخص تارنگاہ ملن کو قاتل دزا  
 ملن میں در کاراب زلم دل افکار کو  
 کھول دینے نشہ کھلا میں وہ زند قلاب  
 سیلی توڑی اکلن شرم کی دیوار کو  
 خوش از جاتی ہر ذی عقل کا دیوار کو  
 خوش از جاتی ہر ذی عقل کا دیوار کو  
 بندھ کر پیر پیر کی رفق را کو  
 دیکھ لکھنے کی طرح پیر بون کو  
 خواب کا مہنون نہ کھا وقت دیوار کو  
 سو طرح اشرار اب دیدہ بیدار کو  
 بقی کی چٹک نے رو یا رنگ ابرو  
 یاد دینی میں کیا برق نگاہ بار کو  
 نشہ نشون شہادت عجا بادی بی  
 کیون دعائیں دون ذاب ہم بی  
 بدر اپنے صن پر کر ہے غم کو غار کو  
 آتش کھل کے مہر سے افسار کو  
 بس میں کی مہین غم ناوان عشق کی  
 میں نے دینداری میں غم ناوان عشق کی  
 شکر کانون میں ذالار شہ زنگار کو

نخ

شک نادر بی بی بجای کوئی تانا را کو  
 خند و بیایید بیایا کامل خند را کو  
 کوید باطل نور تا تو ان کے مار کو  
 جسطا ہوئی ہے تری ستموں نے یہ مار کو  
 ہر دن کو میں اور اجوت کو دینوں  
 تو رہتا ہی کو دین چوڑا ہر مار کو  
 میں ہوں رنگ تو کی گئی عین میں  
 تانگی ہمارے کو دین چوڑا ہر مار کو  
 قتل دشمن کی کو دین چوڑا ہر مار کو  
 لوٹ جانے کی کو دین چوڑا ہر مار کو  
 یا توں میں راہ علیہ میں ہے تان را کو  
 آجوت پر کوں نہ باندھوں ہر مار کو  
 خود بخود آغا و گان خاک کا ہوتا ہے  
 زوہبان در کار ہے کیا سیاہ دیوار کو  
 ایک منہ ہی جو انری و ناہ سے دیوار کو  
 عمر میں و دم آب اکشتا تو را کو  
 ہر من و دم آب اکشتا تو را کو  
 کوید باطل سخی کوں جاد ہوتا ہے



نایب

پیش

نبدان شک شب بیدارین و یکا که  
 پیشتر کردی و زان پوست خواب کو  
 منت کا سامان زخمی که باین مشاب کو  
 چندان در دانه جانان کی یکا که  
 بیکی بونی و در نه بای بی یکا که  
 قدر صحتی باین که بی یکا که  
 یاد دهن من کردی که صحت اجاب کو  
 من و در دهن من و در دهن من  
 بماندی که صحت من و در دهن من  
 عشت دل غوغا که بیدارین و یکا که  
 گماردی از دهن من و در دهن من  
 افق کو صحت کو یکا که  
 گری پشاک ای سر و در دهن من  
 سر و در دهن من و در دهن من  
 آینه من و در دهن من و در دهن من  
 مبادی هر دو و در دهن من و در دهن من  
 آب جوان که در دهن من و در دهن من  
 یکا که در دهن من و در دهن من  
 در دهن من و در دهن من و در دهن من  
 یکا که در دهن من و در دهن من

کیان فاق و بیدارین و یکا که  
 نبدان شک شب بیدارین و یکا که  
 پیشتر کردی و زان پوست خواب کو  
 منت کا سامان زخمی که باین مشاب کو  
 چندان در دانه جانان کی یکا که  
 بیکی بونی و در نه بای بی یکا که  
 قدر صحتی باین که بی یکا که  
 یاد دهن من کردی که صحت اجاب کو  
 من و در دهن من و در دهن من  
 بماندی که صحت من و در دهن من  
 عشت دل غوغا که بیدارین و یکا که  
 گماردی از دهن من و در دهن من  
 افق کو صحت کو یکا که  
 گری پشاک ای سر و در دهن من  
 سر و در دهن من و در دهن من  
 آینه من و در دهن من و در دهن من  
 مبادی هر دو و در دهن من و در دهن من  
 آب جوان که در دهن من و در دهن من  
 یکا که در دهن من و در دهن من  
 در دهن من و در دهن من و در دهن من  
 یکا که در دهن من و در دهن من

کیان فاق و بیدارین و یکا که  
 نبدان شک شب بیدارین و یکا که  
 پیشتر کردی و زان پوست خواب کو  
 منت کا سامان زخمی که باین مشاب کو  
 چندان در دانه جانان کی یکا که  
 بیکی بونی و در نه بای بی یکا که  
 قدر صحتی باین که بی یکا که  
 یاد دهن من کردی که صحت اجاب کو  
 من و در دهن من و در دهن من  
 بماندی که صحت من و در دهن من  
 عشت دل غوغا که بیدارین و یکا که  
 گماردی از دهن من و در دهن من  
 افق کو صحت کو یکا که  
 گری پشاک ای سر و در دهن من  
 سر و در دهن من و در دهن من  
 آینه من و در دهن من و در دهن من  
 مبادی هر دو و در دهن من و در دهن من  
 آب جوان که در دهن من و در دهن من  
 یکا که در دهن من و در دهن من  
 در دهن من و در دهن من و در دهن من  
 یکا که در دهن من و در دهن من



















نہ

تیش

جالی میں روزن سے شہر آری تیش رخسار کے  
 دو قدم جسم چلاؤں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 کیا تری رفتار نے ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 کیا خطر ان پیاس آگ کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 بھول کھلاؤں نہیں ہر گز نہ ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 اپنے رخسار کی جالی سے ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 یاد ہر دم آگ کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 ہر قدر بولن نالوں میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 دور و تا دور میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 چشم کی آہ میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 کیونکہ انہوں نے تیرا کیا ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 سے راستی میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 نشہ کے دور میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 مار ڈالا جان کر جس کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 سائیا دور کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 آبدار اشار کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 گوہر معنوں کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 ہے تو بدست کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 شل سید گردین ہم نہ ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ

تیکہ سے

دن سے کچھ بولن ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 دو قدم جسم چلاؤں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 کیا تری رفتار نے ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 کیا خطر ان پیاس آگ کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 بھول کھلاؤں نہیں ہر گز نہ ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 اپنے رخسار کی جالی سے ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 یاد ہر دم آگ کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 ہر قدر بولن نالوں میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 دور و تا دور میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 چشم کی آہ میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 کیونکہ انہوں نے تیرا کیا ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 سے راستی میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 نشہ کے دور میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 مار ڈالا جان کر جس کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 سائیا دور کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 آبدار اشار کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 گوہر معنوں کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 ہے تو بدست کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 شل سید گردین ہم نہ ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ

خواہ

جہنم کی آگ میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 دو قدم جسم چلاؤں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 کیا تری رفتار نے ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 کیا خطر ان پیاس آگ کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 بھول کھلاؤں نہیں ہر گز نہ ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 اپنے رخسار کی جالی سے ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 یاد ہر دم آگ کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 ہر قدر بولن نالوں میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 دور و تا دور میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 چشم کی آہ میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 کیونکہ انہوں نے تیرا کیا ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 سے راستی میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 نشہ کے دور میں ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 مار ڈالا جان کر جس کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 سائیا دور کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 آبدار اشار کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 گوہر معنوں کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 ہے تو بدست کی تری ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ  
 شل سید گردین ہم نہ ہو گئے کیا مقدار ہو سیتا کہ

ہم فزین









[illegible]



فاصلت فاعلان فاعلان فاعلان  
آباد

ندش معنون کو صفت روی جانان چاہے  
اس غزل کو مطلع خورشید بیان چاہے  
یہ فاک دودن کی خاطر درد دران چاہے  
سری جم رکھ تین بیان کس کو دران چاہے  
بوسہ دل بجان بخش جانان چاہے  
مین بہت بیاسیوں بکوب جان چاہے  
یاد دگر مین خیال رو بہ با نین چاہے  
بازش اشک روان از چشم کر بیان چاہے  
خشک دمت کی گشت غم کو بیان چاہے  
یہ تنہا کی گشت غم کو بیان چاہے  
اس پر کی گشت غم کو بیان چاہے  
اگر مین مین لہ زنگین جانان چاہے  
سنگ تبت کو غم مین بختان چاہے  
لہ کا مدی از لہری قریب یک دن  
خشت کا لہری تربت کو یک دن  
جی نہ کھادس پند ای صبح امید حلقان  
جود خورشید بہت پر عریان چاہے  
خود

میش  
چو بیستی تیرے سوا تو را چو شمس کو چو  
جو بیستی تیرے سوا تو را چو شمس کو چو  
ما چند کر گیا رخ سوز دل آتش  
کد باغ نکل گیا رخ سوز دل آتش  
گوشت گل کو ناله مرغ خوش اسمان چاہے  
ناز و سلیکی کو بیون ساعدی باغ رضوان چاہے  
روح کو تن مین شوق گلستان چاہے  
ما قفس مین نہ بہر حال اسیر چاہے  
چو کہ محبوب بیجا چو چمن نکلان چاہے  
خزان حشرت بر سحر چو چمن نکلان چاہے  
لفظ شکر تو جلا سحر کو درن تو شکر آفرین چاہے  
تبع قاتل کامی کی بجائے چاہے  
چاہتا ہوں اس پر سیلیان چاہے  
عزیز سے یہ کہ ہوں بویا دیوان چاہے  
عشقم مین اندک مین کو زردان چاہے  
کدے تھے کامیہ معنون کو زردان چاہے  
دشمن از نقاب کدے زردان چاہے  
سوزہ دلوئے دست خانی ہوں چاہے  
خوشبختان پوچھا کر بیان چاہے  
کدے

فصلت  
کوچہ دلہ اس کی حسرت مین دیکھ  
چو کہ اس کی حسرت مین دیکھ  
مصلحت اسم آری کی چشم گریان چاہے  
چو کہ اسم آری کی چشم گریان چاہے  
یک ای صحت خون جو درخت مین گریان چاہے  
غل آری درخت خورشید مین گریان چاہے  
خانہ زخم کا پوچھا کہ وہ کس کے گریان چاہے  
بہشت کی کوئی آنکھیں گریان چاہے  
اشک کی کوئی روئے عالم کو گریان چاہے  
ہوں وہ خون ہمہ غل مین گریان چاہے  
گوشہ ازندان سے جاؤ زشتان چاہے  
ستارہ سنگ اسودہ مین گریان چاہے  
دبسم کی تھے مری کی تیراوان چاہے  
چو کہ اب جو قاتل کا طوفان چاہے  
سوزہ کالوئے کس طرح مین گریان چاہے  
روزیان دست خون کو کالی کی گریان چاہے  
حسرت



















میراث

شہر آفاق محسوس کو دیوانہ ہے  
 نہ دین میں ہوں نہ دامن مرا فساد ہے  
 صید گاہ و مرغ دل خوارہ جانانہ ہے  
 دام زلف عین ہے اپنے عشق کامل کا لہجہ  
 صبح زنبہ ہے اپنے عشق کے تھلے  
 آستانہ پر رہی ہے باہم کو جو تھلے  
 بیجا ہوں و قلعہ جو جیب جانانہ ہے  
 بیستہ نیست کے تو جیبی نظر جانانہ ہے  
 چہ بین وہ چہ حسن نگاہ بیجا جانانہ ہے  
 آتشیں ریشہ رخسار کا لادانہ ہے  
 سفوف شب اس شمع کو دیوانہ ہے  
 مہمہ ہون کو کوثرات کو دیوانہ ہے  
 خار خار دل غلبہ جانانہ ہے  
 زلف و دودا کی آرا بیاض مع ہے  
 کعبہ کعبہ جانانہ ہے  
 مطلق خوشید بیت اب و دیوانہ ہے  
 سات آئینہ کشا ہے عطا جانانہ ہے  
 آستانہ سے آستانہ جانانہ ہے  
 قفس سے کہ خست جان کے نکلے تو قافل ہو  
 محبت قانع تری تلو کار کا دھندہ ہے

جہیں

دل بر این فضا ہے گریہ خیال تو کی گستاخ  
 نور رخسار صحن سے ہے چشم تو کی گستاخ  
 شاد نہ تھا سوایتہ ہے آئینہ سوشانہ ہے  
 کہتے ہیں خود رحمت ہی عبادت کا شمار  
 سبز گلاب داران سے ہو بیچ کا جو دانہ ہے  
 بال بکھاتا ہے وہ دست خالی پر جان  
 چو چو جان دلان کی گسوں کا شانہ ہے  
 جلوہ حاجت سے گوزن کا شانہ ہے  
 یاریم اس کے نامہ امرواں  
 جان دے کہ جاؤ لگا اندر من جنت کے  
 جان کا خواہان جو دیوانہ جنت کے  
 بیخ آٹھ کر جانانہ ہے دیوانہ جنت کے  
 شمع ہے تو آؤ شکر دل پر جلا دینا جانانہ ہے  
 یہ عین میری تربت پر دیوانہ ہے  
 آٹھون سو نظام جس میں دیوانہ ہے  
 کیا فتنہ ہو گا دنیا سے آزاد دیوانہ ہے  
 چھٹ کر دنیا سے آزاد دیوانہ ہے  
 مہم فتنی عین نہیں جنت شعلہ عام  
 یہ زبان جہان ہی دہی پنہان

گورے

فانلاق فانلاق فانلاق

آج وہ شب کی کہ چین جودہ جانانہ ہے  
 قند نور شیدہ افزون مرا کاشانہ ہے  
 کم نہیں جواب کہہ سے خم تنق منم  
 سر جھکا دینا مارا سجدہ سرنگانہ ہے  
 وں سایہ و عمارت بھاری ہن دور دور  
 ایویری ایسا ہی عالم میں کوئی دیوانہ ہے  
 گھڑ پاری کی میں حسن روی یارے  
 خانہ اول اب جارا نکاد و لٹکانہ ہے  
 وہ چرخ حسن و رخسار روشن آپ کا  
 شمع کاشانہ بھی چہرہ دیدم روانہ ہے  
 آستانہ یار سے آٹھ کر ہن جانانہ ہے  
 کام میں ہشیار بازی دیوانہ ہے  
 میمان آکر عدم سے ہو دیوانہ ہے  
 غافل و دینا ہن کو یا مسافر خانہ ہے  
 ہے تقویر رخ کا یا سینہ من داغ لہسین  
 ہے خیال خال یا دکنین ہمارے دانہ ہے  
 پودہ بغلت خال یا دکنین ہمارے دانہ ہے  
 حرم و دینا میں دلا پھنسا کر دیوانہ ہے

کب

آباد









۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱







وہاں سگین و مائدہ مشعل  
 بہ سوز ان میراں الٰہ استخوان ہے  
 خیال زلف میں نالاک ہے جود  
 بساں از خود آتش نشان ہے  
 رنگ طائر رنگ خاقان ہے  
 کف پیاسے حسین آشیان ہے  
 نعل ایک اور پیچھے اس زمین میں  
 کہ سب مشتاق نغمہ دوستان ہے  
 عار ابر کف ایک بادبان ہے  
 روانہ کسی عمر روان ہے  
 ابھی پر چند وہ بیت نوجوان ہے  
 سینہ اسکا دھوے میان ہے  
 محراب آتش گل کا دھوان ہے  
 کھنجر پر کسو عین نشان ہے  
 تن خاک میں قد رانی نہان ہے  
 زمین بھیسے حجاب آسمان ہے  
 نقور میں جو ہے روح آسمان ہے  
 بحاسے دل بخی میں عطر دان ہے  
 دہن سے نغمہ گلزار فردوس  
 کہ ایک عالم کی نظروں سے نہان ہے

کردن

مژگن  
 بہت آہستہ آہستہ مہر کی  
 خاطر دل کی سبکدوشی میں  
 اسی ایک دل میں بیابان بندہستان جو  
 ہزاروں بات میں بیانیہ شوق کے  
 یقین پر تاج، غنچہ طربان کے  
 شکر و شکر اپنے اہل شوق کی طرح  
 وطن میں روز و شب رعب کی طرح  
 سفر میں روز و شب رعب کی طرح  
 حسرت و حسرت کے دریا میں گزر  
 گل و ہفت تنہا میں ہے  
 سعادت مند نہایت خوشحال ہے  
 تاج و تاج بادام لکڑی کے ہیں  
 دل بیابان کا پارے کا کٹوان ہے  
 وطن جانان کا پارے میں بیابان  
 جو بس کے ساتھ دل رتبے میں بیابان  
 سے یوسف کا عاشق کاروان ہے  
 نہ کہ زندون کو حرف زبان ہے  
 درشت اہل جنم کی زبان ہے  
 قد مجبوب کو شکر و شکر نشان ہے  
 قیامت کا ہوا آتش نشان ہے  
 ری

جدید و نو سے دل پیٹا ب تڑپا  
 کہ زنی زلفوں کو کیے چاندنی رات  
 زبیں سے جلوہ عارف عیان ہے  
 قفس کو جانے تین کے ہوا اُنس  
 دماغ پیا عین افسانہ سے  
 اُن کے قدم پر بار بار باغیان ہے  
 وہاں اُنکو غم میں طاف کسان ہے  
 بیان صحت و درد سر کی کسان ہے  
 پیرا دانہ عین کین نہ جل جاس  
 جھلاد لکھن کے کو زبان ہے  
 ای اُنکوں کے کو کونین ہے  
 نہ کو کونین کے کو کونین ہے  
 جہان میں کونین کے کو کونین ہے  
 جدی میں کونین کے کو کونین ہے  
 ای اُنکوں کے کو کونین ہے  
 جہان میں کونین کے کو کونین ہے

































# مطلع

دمل کی دولت کی جذبہ دل بیتاب سے  
 کیا سخن بنائی و کر سب سے  
 دن کو رات اسنے کیا کیسے برباد  
 رات کو دن کر دیا و روزی عتاب سے  
 استراحت اس وقت پر جب عتاب سے  
 دور ہو جاتے ہیں شکر امانت تو  
 آگے افتادوں کا پڑتین شکر امانت تو  
 سرد ہو جاوے نہ گین بازار آتش تو  
 پڑتی و عکس نہ گین بازار آتش تو  
 جو عکس نہ گین بازار آتش تو  
 نہیں گوانی آئینہ کو منہ تمام  
 بزم خانہ گان کو عکس کی آواز تو  
 دین گدیرین کو عکس کی آواز تو  
 دن کو پر داسنے و عکس کی آواز تو  
 بزم خانہ گان کو عکس کی آواز تو  
 کرتے ہیں کیونکہ عکس کی آواز تو  
 کھاتے ہیں کیونکہ عکس کی آواز تو  
 بھاتے ہیں کیونکہ عکس کی آواز تو  
 بزم خانہ گان کو عکس کی آواز تو

بہ صفت

# مترش

بانی عالم میں تو کسکین مال مجھ بارو  
 اک زرخندان سبب جو تو ارم جان  
 ماننا تو چاہیے تو عین عین کس  
 مرد و دیدہ چاہیے تو عین عین کس  
 جیتے میں رو رات باغ کادانج  
 خون عاشق کے پورے ہیں عتاب سے  
 تیر اندازی رات میں انور عتاب سے  
 رو و رنگ سرورن کو چاہیے تو  
 عکس نہ گین بازار آتش تو  
 بزم خانہ گان کو عکس کی آواز تو  
 دین گدیرین کو عکس کی آواز تو  
 دن کو پر داسنے و عکس کی آواز تو  
 بزم خانہ گان کو عکس کی آواز تو  
 کرتے ہیں کیونکہ عکس کی آواز تو  
 کھاتے ہیں کیونکہ عکس کی آواز تو  
 بھاتے ہیں کیونکہ عکس کی آواز تو  
 بزم خانہ گان کو عکس کی آواز تو

جان

# ایاد

گدھی و دو رخ رو عتاب سے  
 لہ لہا و دو رخ رو عتاب سے  
 جان کو ذوق کابل بیتاب سے  
 جسم ہم اعلیٰ کی عکس میں شکر امانت تو  
 لہ لہا و دو رخ رو عتاب سے  
 جان کو ذوق کابل بیتاب سے  
 جسم ہم اعلیٰ کی عکس میں شکر امانت تو  
 لہ لہا و دو رخ رو عتاب سے  
 جان کو ذوق کابل بیتاب سے  
 جسم ہم اعلیٰ کی عکس میں شکر امانت تو  
 لہ لہا و دو رخ رو عتاب سے  
 جان کو ذوق کابل بیتاب سے  
 جسم ہم اعلیٰ کی عکس میں شکر امانت تو  
 لہ لہا و دو رخ رو عتاب سے  
 جان کو ذوق کابل بیتاب سے  
 جسم ہم اعلیٰ کی عکس میں شکر امانت تو





نہ

عالمیوں کی دشت آوارہ مش گردا  
 دشت میں بی بندار عاشقان گردش میں سے  
 سحر و فانی باین پریندہ یون سرال صوم  
 پس دین لہو زلفت کی بان گردش میں سے  
 سین و دم گشتہ کی بر و عکس کی تاثر سے  
 آئینہ آخون پر گرداب سان گردش میں سے  
 یہ نشان و کمال کمال گردش میں سے  
 آسپا کیلر سنگ آستان گردش میں سے

مطلع

وقت سالی میں غم توڑ ملوان چرخ سے  
 کشتی سے لیا سفینہ غم کا لہر چرخ سے  
 پیری زون آغا غم دیکھیں تو کس کی تیر سے  
 تو صبح آردان کو صابقت مہینہ سے  
 وحشت دل با طرح اسال شور و آواز سے  
 وحشت و زور دہیہ یار و زار استغاثہ سے  
 نغمہ سے غل غل عشرت میں با سانی ہمیں  
 مشک غن آلودار افغان درد آہ سے  
 بو تھک جس چرخ کی غمیش دلا دہ سے  
 جو کہ سنسٹی ہے پانی کے آسے پر بہر سے

کیون

تہمت

حکومت میں چرخ کی طرح گردش میں سے  
 حاکم میں چرخ کی طرح گردش میں سے  
 حاکم میں چرخ کی طرح گردش میں سے  
 حاکم میں چرخ کی طرح گردش میں سے  
 حاکم میں چرخ کی طرح گردش میں سے  
 حاکم میں چرخ کی طرح گردش میں سے  
 حاکم میں چرخ کی طرح گردش میں سے  
 حاکم میں چرخ کی طرح گردش میں سے  
 حاکم میں چرخ کی طرح گردش میں سے  
 حاکم میں چرخ کی طرح گردش میں سے

کاتب

ایکاد

یوگیا نمان نظر و کون غل جلا ساز  
 یوگیا نمان نظر و کون غل جلا ساز  
 یوگیا نمان نظر و کون غل جلا ساز  
 یوگیا نمان نظر و کون غل جلا ساز  
 یوگیا نمان نظر و کون غل جلا ساز  
 یوگیا نمان نظر و کون غل جلا ساز  
 یوگیا نمان نظر و کون غل جلا ساز  
 یوگیا نمان نظر و کون غل جلا ساز  
 یوگیا نمان نظر و کون غل جلا ساز  
 یوگیا نمان نظر و کون غل جلا ساز

ذو



نارنگی زینت ہے تو تاج ہے زینت زینت  
 جگر دل میں کندون ارکان  
 فاعلان فاعلان فاعلان

بہارستان سخن  
 فصل گل میں پودوں کی گواریا ہے  
 زخم خند ان جام خند ان گواریا ہے  
 زینت ساقی میں پودوں کی گواریا ہے  
 شیشہ سے آئینہ کی گواریا ہے  
 سر پہ بون میں سب کی گواریا ہے  
 دھوپ کے دروازے کی گواریا ہے  
 بادوں کی چٹائی کی گواریا ہے  
 خطبہ میں وہ مضمون کی گواریا ہے  
 نامہ لکھی کا نام ایک گواریا ہے

یہ مارکو

نارنگی زینت ہے تو تاج ہے زینت  
 جگر دل میں کندون ارکان  
 فاعلان فاعلان فاعلان

بہارستان سخن  
 فصل گل میں پودوں کی گواریا ہے  
 زخم خند ان جام خند ان گواریا ہے  
 زینت ساقی میں پودوں کی گواریا ہے  
 شیشہ سے آئینہ کی گواریا ہے  
 سر پہ بون میں سب کی گواریا ہے  
 دھوپ کے دروازے کی گواریا ہے  
 بادوں کی چٹائی کی گواریا ہے  
 خطبہ میں وہ مضمون کی گواریا ہے  
 نامہ لکھی کا نام ایک گواریا ہے

بادہ

نارنگی زینت ہے تو تاج ہے زینت  
 جگر دل میں کندون ارکان  
 فاعلان فاعلان فاعلان

بہارستان سخن  
 فصل گل میں پودوں کی گواریا ہے  
 زخم خند ان جام خند ان گواریا ہے  
 زینت ساقی میں پودوں کی گواریا ہے  
 شیشہ سے آئینہ کی گواریا ہے  
 سر پہ بون میں سب کی گواریا ہے  
 دھوپ کے دروازے کی گواریا ہے  
 بادوں کی چٹائی کی گواریا ہے  
 خطبہ میں وہ مضمون کی گواریا ہے  
 نامہ لکھی کا نام ایک گواریا ہے

ملوک









ناتمام

مهرش

نظم من این چنین است که یاد تو بویان  
 دن بود تو را پس نظر ما  
 کس داد تو را که غالی کیا بام شراب  
 اسد تو را پانی غمر کا ملو نظر آیا  
 رخ تو فائوس من بهوین عکس شگل  
 آیتن سے یا تر باران و نظر آیا  
 رشک قدیاری جوهر دلش من جلا  
 گواری گل سے گلشن نظر آیا  
 پریند بدن می رنگ بو نظر آیا  
 نقشه که دورے دلش من یاد آگ  
 دام من جسم کوئی آهو نظر آیا  
 جگر بجا خا سیدار و ده خال غنیمت  
 جبار دل پلومین ده مهر و نظر آیا  
 میری خود می بجای عشاق  
 یار کا آینه زانو نظر آیا  
 فکرمین سوچه معصوم رودی تشنگ  
 آمدنی آینه زانو نظر آیا  
 بدردی ایستاری بودی کلا و خیال  
 جام کوثر می جوید کا مو نظر آیا

ساز

ویدک بقیوب سے دیکھا جیو کمال  
 برسن کس بازار میں سو نظر آیا  
 دل شب بوقت راسخ نظر آیا  
 کو کا بلور اسبکو نظر آیا  
 گلشن سے ساق سے یا کا دعو کا  
 اکشن سے ساق سے یا کا دعو کا  
 آہ تابان کا سب سے یا کا دعو کا  
 ساندھ کا تر می سے یا کا دعو کا  
 زبک آڑا ایساں شبنم نظر آیا  
 حال گلشن کا تر می سے یا کا دعو کا  
 بو گیا تو اب میں شبنم نظر آیا  
 سو گیا تو اب میں شبنم نظر آیا  
 اسے فرق اسبکو نظر آیا  
 بسط بجا آو غلاب آو غلاب  
 بسط بجا آو غلاب آو غلاب  
 لا آتش زبک قاتل نظر آیا  
 لا آتش زبک قاتل نظر آیا  
 تو دکل سے باغ عالمین کجی  
 تو دکل سے باغ عالمین کجی  
 کل جی آوارہ بزم کو کیا اسکا  
 کل جی آوارہ بزم کو کیا اسکا  
 صاحبین کی طرح کوئی نظر آیا  
 صاحبین کی طرح کوئی نظر آیا  
 تونے کھلائی چشم بک جالی و جا  
 تونے کھلائی چشم بک جالی و جا  
 دام میں میا دے آهو نظر آیا

وصل

ازد و وصل میں ان غمگین دور کا  
 ایک پہلش میں جب تو نظر آیا  
 بوسہ کیانی بے گناہوں سے یارین  
 دل سے گیا آکھون سے یارین  
 نیش نین قابله اس تر آو نظر آیا  
 ہستارہ جس پر کھنکھ نظر آیا  
 ہو گیا ہم ان یانگ میں کسکے ہو گیا  
 جب تر آو نظر آیا  
 یوگی بدد مال عید پریم یوگی  
 میں یی بھا کہ وہ اردو نظر آیا  
 میں نے مانجنت کا تر آو نظر آیا  
 جس نے تارک میں عین نظر آیا  
 بندہ تخلص میں بستر آو نظر آیا  
 خواب میں میں بستر آو نظر آیا  
 چیلان شش درمی آو نظر آیا  
 مری آکھون میں پیدا و نظر آیا  
 بوزن پلومین پشمارشک میں مر گیا  
 اینا پلو کو کا پلو نظر آیا  
 تر تر گان کا نشا بلیا سے شوق میں  
 آو گیا یاد دل کو جب پلو نظر آیا  
 کیون

نغمه  
 کوی که ری پای یکجا و جنت ساق  
 به تصور کجا چشم گردان تا در  
 جانت کی دید با من کوی یکجا  
 طبع غم غم غم غم غم غم غم  
 ده غم غم غم غم غم غم غم  
 شایسته غم غم غم غم غم غم  
 سر و پا غم غم غم غم غم غم  
 پر و پا غم غم غم غم غم غم  
 دماغ غم غم غم غم غم غم  
 کمر و پا غم غم غم غم غم غم  
 جهان غم غم غم غم غم غم  
 نه و غم غم غم غم غم غم  
 که ماه غم غم غم غم غم غم  
 چرخ غم غم غم غم غم غم  
 روی غم غم غم غم غم غم  
 پو اس غم غم غم غم غم غم  
 که غم غم غم غم غم غم

ترنم  
 وصل کی شب که دیو یکجا و جنت ساق  
 دست و پا غم غم غم غم غم غم  
 مهر کی شب که دیو یکجا و جنت ساق  
 طبع غم غم غم غم غم غم  
 ده غم غم غم غم غم غم  
 شایسته غم غم غم غم غم غم  
 سر و پا غم غم غم غم غم غم  
 پر و پا غم غم غم غم غم غم  
 دماغ غم غم غم غم غم غم  
 کمر و پا غم غم غم غم غم غم  
 جهان غم غم غم غم غم غم  
 نه و غم غم غم غم غم غم  
 که ماه غم غم غم غم غم غم  
 چرخ غم غم غم غم غم غم  
 روی غم غم غم غم غم غم  
 پو اس غم غم غم غم غم غم  
 که غم غم غم غم غم غم

آباد  
 کونین شکو من صان آینه آینه  
 سر و پا غم غم غم غم غم غم  
 ده غم غم غم غم غم غم  
 شایسته غم غم غم غم غم غم  
 سر و پا غم غم غم غم غم غم  
 پر و پا غم غم غم غم غم غم  
 دماغ غم غم غم غم غم غم  
 کمر و پا غم غم غم غم غم غم  
 جهان غم غم غم غم غم غم  
 نه و غم غم غم غم غم غم  
 که ماه غم غم غم غم غم غم  
 چرخ غم غم غم غم غم غم  
 روی غم غم غم غم غم غم  
 پو اس غم غم غم غم غم غم  
 که غم غم غم غم غم غم











نثر

فدائے عشق ہو اگر سگڑ چھوڑے  
ایک بات ایسے دامن شکر کا سب سے  
بہلا ہے قرب سے دل کو کوئی آہو  
لہو اس سے نہ رواں جو ہے آب و  
صبا میں ایک لہو نہانے کی بات یار  
آستان کی صحبت طیار کے پتوں  
خند و مین کی چرخوں میں شکر ہے  
کرشمہ سے زیادہ فراق و غم ہے  
بیداری سے کیا جان انتظار ہے  
آہو کی آہو ہے جام شکر ہے  
خاطر آہو کی آہو ہے شکر ہے  
منہان خند و مین و موت کے حال دل  
حافظ آہو کی آہو ہے شکر ہے  
چرخ و مین و موت کے حال دل  
ساقی آہو کی آہو ہے شکر ہے  
جنت کے دست و پا کی آہو ہے  
دور آہو کی آہو ہے شکر ہے  
کون سے کون سے آہو ہے شکر ہے  
آہو کی آہو ہے شکر ہے  
آہو کی آہو ہے شکر ہے

باغبان

نثر  
بہارستان سخن  
فدائے عشق ہو اگر سگڑ چھوڑے  
ایک بات ایسے دامن شکر کا سب سے  
بہلا ہے قرب سے دل کو کوئی آہو  
لہو اس سے نہ رواں جو ہے آب و  
صبا میں ایک لہو نہانے کی بات یار  
آستان کی صحبت طیار کے پتوں  
خند و مین کی چرخوں میں شکر ہے  
کرشمہ سے زیادہ فراق و غم ہے  
بیداری سے کیا جان انتظار ہے  
آہو کی آہو ہے جام شکر ہے  
خاطر آہو کی آہو ہے شکر ہے  
منہان خند و مین و موت کے حال دل  
حافظ آہو کی آہو ہے شکر ہے  
چرخ و مین و موت کے حال دل  
ساقی آہو کی آہو ہے شکر ہے  
جنت کے دست و پا کی آہو ہے  
دور آہو کی آہو ہے شکر ہے  
کون سے کون سے آہو ہے شکر ہے  
آہو کی آہو ہے شکر ہے  
آہو کی آہو ہے شکر ہے

مطلع

باغ

نثر

فدائے عشق ہو اگر سگڑ چھوڑے  
ایک بات ایسے دامن شکر کا سب سے  
بہلا ہے قرب سے دل کو کوئی آہو  
لہو اس سے نہ رواں جو ہے آب و  
صبا میں ایک لہو نہانے کی بات یار  
آستان کی صحبت طیار کے پتوں  
خند و مین کی چرخوں میں شکر ہے  
کرشمہ سے زیادہ فراق و غم ہے  
بیداری سے کیا جان انتظار ہے  
آہو کی آہو ہے جام شکر ہے  
خاطر آہو کی آہو ہے شکر ہے  
منہان خند و مین و موت کے حال دل  
حافظ آہو کی آہو ہے شکر ہے  
چرخ و مین و موت کے حال دل  
ساقی آہو کی آہو ہے شکر ہے  
جنت کے دست و پا کی آہو ہے  
دور آہو کی آہو ہے شکر ہے  
کون سے کون سے آہو ہے شکر ہے  
آہو کی آہو ہے شکر ہے  
آہو کی آہو ہے شکر ہے

روست



بحر ارمین مخدوم ارکمان  
فصلان قلعان قلعان قلعان  
مطلع

مخبر رسد کی کسی ہوا ناسا ہے  
طائر زنگ چمن ملک مال پر دوازے  
چتر سبز کو بوی سے نوبال سے ملے  
ہے بجا خط کا زخماں مار آغا ہے  
مین روانہ گوے قافلہ کو دم و کاغذ  
اسمان کہ ملک میں زنگ کی آواز ہے  
سبز میں پر دل فشتون کے لعل آواز ہے  
چکر دیقون کی عداوت کہ نہیں دوزخ  
نالہ برق انداز ہے اور آہ تیر انداز  
دم خطا کی مہر عاشق و معشوق پر  
گل میں ترانہ بیل میں تری آواز ہے  
فصل گل ہے چارن ایام تو بہ میں مدام  
عمر صرا کی میکش باب اجابت باز ہے  
جسکو آکھون نے بھی دیکھا نہ خون گشت  
یہ وہان تنگ اسکا اور پائے راز ہے

ابری

مخبر رسد

مخبر رسد کی کسی ہوا ناسا ہے  
طائر زنگ چمن ملک مال پر دوازے  
چتر سبز کو بوی سے نوبال سے ملے  
ہے بجا خط کا زخماں مار آغا ہے  
مین روانہ گوے قافلہ کو دم و کاغذ  
اسمان کہ ملک میں زنگ کی آواز ہے  
سبز میں پر دل فشتون کے لعل آواز ہے  
چکر دیقون کی عداوت کہ نہیں دوزخ  
نالہ برق انداز ہے اور آہ تیر انداز  
دم خطا کی مہر عاشق و معشوق پر  
گل میں ترانہ بیل میں تری آواز ہے  
فصل گل ہے چارن ایام تو بہ میں مدام  
عمر صرا کی میکش باب اجابت باز ہے  
جسکو آکھون نے بھی دیکھا نہ خون گشت  
یہ وہان تنگ اسکا اور پائے راز ہے

سوجھنا

اباد

مخبر رسد کی کسی ہوا ناسا ہے  
طائر زنگ چمن ملک مال پر دوازے  
چتر سبز کو بوی سے نوبال سے ملے  
ہے بجا خط کا زخماں مار آغا ہے  
مین روانہ گوے قافلہ کو دم و کاغذ  
اسمان کہ ملک میں زنگ کی آواز ہے  
سبز میں پر دل فشتون کے لعل آواز ہے  
چکر دیقون کی عداوت کہ نہیں دوزخ  
نالہ برق انداز ہے اور آہ تیر انداز  
دم خطا کی مہر عاشق و معشوق پر  
گل میں ترانہ بیل میں تری آواز ہے  
فصل گل ہے چارن ایام تو بہ میں مدام  
عمر صرا کی میکش باب اجابت باز ہے  
جسکو آکھون نے بھی دیکھا نہ خون گشت  
یہ وہان تنگ اسکا اور پائے راز ہے

مطلع

دل









مکرمل سخن فہموت ارکان  
ان فاعلان فاعلان فاعلین  
مطلوع

گوئی بوت یادوں کو دیاں دھڑکیں  
گوئی تویم سے بے کھوئے ہو آغوش ہر  
کیچکھا ترانہ دین سے پیش  
ایک عالم کے گمان میں تو غافل ہو کر  
غوب نرم دہر میں آتش زبانی کر چکا  
آن کی پانیچل لہ زنجیر خاموشی  
پچھو توڑ شہید کیا ہے پچھو پچھو  
خون میں چھید کا اذون تری پیاوٹ  
ہوں میں وہ بیکس ہو کوئی پچھو  
آدی تو کیا چرخ کو توڑ کر پچھو  
کھیل کتا فغان عاشق جاننا نہ کو  
تو اس کھیل میں وہ طفل بازی کو  
مرگ کے سالان مہیا ہیں غفلت  
بارگہ دان تلوار پر زبان اس کو پچھو

چاند

پیش

گوئی تویم سے بے کھوئے ہو آغوش ہر  
کیچکھا ترانہ دین سے پیش  
ایک عالم کے گمان میں تو غافل ہو کر  
غوب نرم دہر میں آتش زبانی کر چکا  
آن کی پانیچل لہ زنجیر خاموشی  
پچھو توڑ شہید کیا ہے پچھو پچھو  
خون میں چھید کا اذون تری پیاوٹ  
ہوں میں وہ بیکس ہو کوئی پچھو  
آدی تو کیا چرخ کو توڑ کر پچھو  
کھیل کتا فغان عاشق جاننا نہ کو  
تو اس کھیل میں وہ طفل بازی کو  
مرگ کے سالان مہیا ہیں غفلت  
بارگہ دان تلوار پر زبان اس کو پچھو

وہل

اماد

گوئی تویم سے بے کھوئے ہو آغوش ہر  
کیچکھا ترانہ دین سے پیش  
ایک عالم کے گمان میں تو غافل ہو کر  
غوب نرم دہر میں آتش زبانی کر چکا  
آن کی پانیچل لہ زنجیر خاموشی  
پچھو توڑ شہید کیا ہے پچھو پچھو  
خون میں چھید کا اذون تری پیاوٹ  
ہوں میں وہ بیکس ہو کوئی پچھو  
آدی تو کیا چرخ کو توڑ کر پچھو  
کھیل کتا فغان عاشق جاننا نہ کو  
تو اس کھیل میں وہ طفل بازی کو  
مرگ کے سالان مہیا ہیں غفلت  
بارگہ دان تلوار پر زبان اس کو پچھو

مطلوع

گوئی تویم سے بے کھوئے ہو آغوش ہر  
کیچکھا ترانہ دین سے پیش  
ایک عالم کے گمان میں تو غافل ہو کر  
غوب نرم دہر میں آتش زبانی کر چکا  
آن کی پانیچل لہ زنجیر خاموشی  
پچھو توڑ شہید کیا ہے پچھو پچھو  
خون میں چھید کا اذون تری پیاوٹ  
ہوں میں وہ بیکس ہو کوئی پچھو  
آدی تو کیا چرخ کو توڑ کر پچھو  
کھیل کتا فغان عاشق جاننا نہ کو  
تو اس کھیل میں وہ طفل بازی کو  
مرگ کے سالان مہیا ہیں غفلت  
بارگہ دان تلوار پر زبان اس کو پچھو

خاک

بلی من بوی فاک یی یا اگر هر چه در دهن  
 عید یی اگر قیاس با عیون من یی در دهن  
 آنچه در دهن یی که من یی در دهن  
 بون ده من یی که من یی در دهن  
 طایران من یی که من یی در دهن  
 مثل نام من یی که من یی در دهن  
 این صراحت من یی که من یی در دهن  
 بکر من من محدود  
 ارکان آن فاعلاتن  
 فاعلاتن فاعلاتن  
 فاعلاتن و گاه بوزن  
 فاعلاتن فاعلاتن

بلی من بوی فاک یی یا اگر هر چه در دهن  
 عید یی اگر قیاس با عیون من یی در دهن  
 آنچه در دهن یی که من یی در دهن  
 بون ده من یی که من یی در دهن  
 طایران من یی که من یی در دهن  
 مثل نام من یی که من یی در دهن  
 این صراحت من یی که من یی در دهن  
 بکر من من محدود  
 ارکان آن فاعلاتن  
 فاعلاتن فاعلاتن  
 فاعلاتن و گاه بوزن  
 فاعلاتن فاعلاتن

فای که کسان بودم هر چه در دهن  
 بلی من بوی فاک یی یا اگر هر چه در دهن  
 عید یی اگر قیاس با عیون من یی در دهن  
 آنچه در دهن یی که من یی در دهن  
 بون ده من یی که من یی در دهن  
 طایران من یی که من یی در دهن  
 مثل نام من یی که من یی در دهن  
 این صراحت من یی که من یی در دهن  
 بکر من من محدود  
 ارکان آن فاعلاتن  
 فاعلاتن فاعلاتن  
 فاعلاتن و گاه بوزن  
 فاعلاتن فاعلاتن

مصلح

یکون









۴

سیدان و بندگان و کما کجب اسکا  
کے تو صبر خرابات درمیں ہوں  
تو ہم بادہ و چشم پر ہوں  
تو ہم بزم میں سانی تو ہر افروزی  
کمال شوق و این کما کجب  
یوں میں آپری قاصد ہوں  
تو ہم دل ہوں کہ کما کجب  
شب فرات میں یوں کما کجب  
یقین و موت ہی آج ہوں  
لگا ہے اسے شہسوار کما کجب  
نقاب اٹھائی کما کجب  
ازدن زندگی کما کجب  
جو ترے دست میں آفتاب ہے  
تو یلگا خدیجی کما کجب  
میں ایکدم اچھی ستا ہوں  
جو شربا چاہے تو شے شربا کما کجب







